Regd. # MC-1177

شعائر اللہ فی اِثبات
فضائل شعر رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک کی شان

مصنّف
سراج الاصفیاء علامہ مولانا مفتی ابوالذکاء محمد سلامت اللہ رامپوری
(متوفی: ۱۳۳۸ھ)

تسہیل، تخریج و ترجمہ
ابوحمزہ محمد عمران مدنی
(رئیس دارالافتاء "الفاروق" کاروان دعوت، کراچی)

جمعیّت اِشاعتِ اہلِسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

شعائر اللہ فی إثبات فضائل شعر رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک کی شان

مصنّف

سراج الاصفیاء علّامہ مولانا مفتی ابو الذکاء محمد سلامت اللہ رامپوری
(متوفی:۱۳۳۸ھ)

تسہیل، تخریج وترجمہ

ابو حمزہ محمد عمران مدنی
(رئیس دارالافتاء "الھادی" گارڈن ویسٹ، کراچی)

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلِ سنت، پاکستان
نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

نام رسالہ	:	شعائر اللہ فی إثبات فضائل شعر رسول اللہ ﷺ
مصنّف	:	سراج الاصفیاء مفتی ابو الذکاء سلامت اللہ رامپوری
تخریج و تصحیح	:	ابو حمزہ محمد عمران مدنی
تعداد	:	۴۵۰۰
تاریخ اشاعت	:	جمادی الاوّل ۱۴۴۲ھ / دسمبر ۲۰۲۰ء
ناشر	:	جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)
		نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی
		فون:021-32439799
خوشخبری	:	یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

فہرست

پیش لفظ ۱۱

حدیثِ دل وانتساب ۱۲

تعارف مصنف ۱۴

پہلی دلیل: ۱۸

اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرنا ۱۸

دوسری دلیل: ۱۹

تابوتِ سکینہ کا تبرک ہونا ۱۹

تیسری دلیل: ۲۱

تبرکات کی تعظیم کی اصل ۲۱

چوتھی دلیل : ۲۱

حضرت ابی بن کعب کو بال مبارک دینا ۲۱

پانچویں دلیل: ۲۲

حضرت خالد بن ولید کی متبرک ٹوپی ۲۲

چھٹی دلیل: ۲۲

شیٔ کا حضور علیہ السلام کے چھونے سے بابرکت ہو جانا ۲۲

ساتویں دلیل: ۲۳

حضور کے استعمالی پیالے کا سببِ شفاء ہونا ۲۳

آٹھویں دلیل: ۲۳

دستِ مبارک سے جنون دور کر دینا ۲۳

نویں دلیل: ۲۳
دستِ مبارک کے مس سے شیطانی اثرات دور ہو جانا ۲۳
دسویں دلیل: ۲۳
حضرت جابر کے اونٹ کو سُبک رفتار کر دینا ۲۳
گیارھویں دلیل: ۲۴
دستِ مبارک لگنے سے شہسواری کا خوف نکل جانا ۲۴
بارھویں دلیل: ۲۴
دستِ مبارک سے ٹہنی کو تلوار کر دینا ۲۴
تیرھویں دلیل: ۲۵
قرآن میں حضور علیہ السلام کے مبارک اعضاء کی قسم کا ذکر ۲۵
چودھویں دلیل: ۲۶
حضور سے مس کرنے والے مقامات کا متبرک ہونا ۲۶
پندرھویں دلیل: ۲۷
حضرت ابو محذورہ کی پیشانی کے بال ۲۷
سولہویں دلیل: ۲۸
بالِ مبارک والی ٹوپی کی برکت ۲۸
سترہویں دلیل: ۲۸
آبِ دہن کی برکت سے زخم کا درست ہو جانا ۲۸
لعابِ مبارک کی مزید برکتیں ۲۹
اٹھارہویں دلیل: ۳۰
حجۃ الوداع میں حضور کا خود موئے مبارک تقسیم کرنا ۳۰

انیسویں دلیل: ۳۱
مبارک ہاتھوں سے مس ہونے والے رومال کی شان ۳۱
بیسویں دلیل: ۳۲
رسول اللہ علیہ السلام کا اپنے ناخن مبارک تقسیم کرنا ۳۲
اُن کے ناخن پر فدا جان کیجیے اور ہلال عید قربان کیجیے اکیسویں دلیل.... ۳۳
بول مبارک پینے سے دردِ شکم ہمیشہ کے لئے دور ہونا.......... ۳۳
بائیسویں دلیل: ۳۴
بول مبارک پینے سے تادمِ مرگ کوئی بیماری نہ ہونا.......... ۳۴
تئیسویں دلیل: ۳۴
بول مبارک پینے والے شخص کا اور اس کی نسل کا خوشبودار ہو جانا ۳۴
چوبیسویں دلیل: ۳۴
صحابہ کرام کا بول مبارک، خون مبارک کو تبرک جاننا ۳۴
پچیسویں دلیل: ۳۵
متعدد صحابہ کا خون پینا ۳۵
چھبیسویں دلیل: ۳۵
خون مبارک پینے والے کو بیماریوں، بلاؤں سے محفوظ رہنے کا مژدہ ۳۵
ستائیسویں دلیل: ۳۶
خون مبارک پینے والے کو جنتی ہونے کا مژدہ ۳۶
اٹھائیسویں دلیل: ۳۷
خون مبارک پینے والے کو شجاعت و بہادری کا مژدہ.......... ۳۷
انتیسویں دلیل: ۳۸

بالِ مبارک کے نور ہونے کا بیان ٣٨
تیسویں دلیل: ٣٩
بالِ مبارک کے دنیا و آخرت میں مبارک ہونا ٣٩
اکتیسویں دلیل: ٤٠
حضرت عیسیٰ کی سواری کے سُم کا متبرک ہونا ٤٠
بتیسویں دلیل: ٤٠
محبوب کی ہر چیز کا محبوب ہونا ٤٠
تینتیسویں دلیل: ٤١
حضور کا سراپا نور ہونا ٤١
چونتیسویں دلیل: ٤٣
حضور کے سراپا کا آفتابِ حقیقت ہونا ٤٣
پینتیسویں دلیل: ٤٤
آفتاب آمد دلیلِ آفتاب ٤٤
منکرین کے شبہ کی تقریر روشن اور اس کا جواب دنداں شکن ٤٤
شبہ کی دوسری تقریر اور اس کے جواب کی تحریر ٤٦
چھتیسویں دلیل: ٤٩
پسینۂ مبارک کا متبرک ہونا ٤٩
سینتیسویں دلیل: ٥٠
خون مبارک پینے والے کو جہنم سے برأت کا مژدہ ٥٠
اڑتیسویں دلیل: ٥٠
خون مبارک کی برکت سے دلیر و بہادر ہو جانا ٥٠

انتالیسویں دلیل: ۵۱
بول مبارک پینے والی کو بھی دردِ شکم نہ ہونا ۵۱
چالیسویں دلیل: ۵۲
صحابہ کرام کا حضور کی تعظیم کے انداز ۵۲
اکتالیسویں دلیل: ۵۳
بالِ مبارک کو صحابہ کرام کا ہاتھوں ہاتھ لینا ۵۳
بیالیسویں دلیل: ۵۴
حضور کی تعظیم اب بھی یونہی لازم جیسے ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھی ۵۴
تینتالیسویں دلیل: ۵۴
حضور کی تعظیم میں آپ سے منسوب ہر چیز اور ذات کی تعظیم شامل ہے .. ۵۴
چوالیسویں دلیل: ۵۵
ابو محذورہ کا قصّہ ۵۵
پینتالیسویں دلیل: ۵۶
بال مبارک والی ٹوپی کی خاطر جان کی پرواہ نہ کرنا ۵۶
چھیالیسویں دلیل: ۵۷
صحابی کا منبرِ رسول سے برکت لینا ۵۷
سینتالیسویں دلیل: ۵۷
امام مالک کا سرزمینِ مدینہ کا ادب ۵۷
اڑتالیسویں دلیل: ۵۷
خاکِ مدینہ کی بے حرمتی کی سزا ۵۷
انچالیسویں دلیل: ۵۸

مکہ ومدینہ کا متبرک ہونا ۵۸
پچاسویں دلیل: ۵۹
بالِ مبارک کو تقسیم کرنا ۵۹
اکاونویں دلیل: ۵۹
بالِ مبارک امّ سلمہ کو عطا کرنا ۵۹
باونویں دلیل: ۶۰
بالِ مبارک حضرت ابو طلحہ کو دینا ۶۰
تیرپنویں دلیل: ۶۰
چوون ویں دلیل: ۶۱
حضرت ابو طلحہ کا موئے مبارک تقسیم کرنا ۶۱
پچپنویں دلیل: ۶۱
بالِ مبارک سے تبرک لینا امام نووی کی تصریح ۶۱
چھپنویں دلیل: ۶۲
حضور کا پانی کو متبرک بنانے کے لئے برتنوں میں ہاتھ ڈالنا ۶۲
حدیثِ مسلم سے ماخوذ ایمان افروز نکات ۶۳
ستاونویں دلیل: ۶۴
حضور کے سینے مبارکہ سے برکت لینا ۶۴
اونسٹھویں دلیل: ۶۶
صحابہ کرام میں موئے مبارکہ تقسیم کرنے کا صریح حکم ۶۶
اکسٹھویں دلیل: ۶۷
مزارِ اقدس اور روضہ مقدسہ کی تصاویر سے تبرک لینے سے استدلال ۶۷

دلیل باسٹھویں: ۶۸
نعلِ مبارک کے نقشوں سے تبرک لینے کے عمل سے استدلال ۶۸
دلیل تریسٹھویں: ۶۸
قبورِ مقدسہ کے نقشوں سے تبرک لینے والے علماء کے اسماء ۶۸
دلیل چونسٹھویں: ۶۹
قبورِ مقدسہ کے نقشوں کے فوائد ۶۹
دلیل پینسٹھویں: ۷۰
روضۂ مبارکہ ک تصویر رکھنے کا استحباب ۷۰
چھیاسٹھویں دلیل: ۷۰
متبرک قبور کے نقشوں کا تصور کرنا ۷۰
دلیل سینتھویں دلیل: ۷۲
نعلِ مبارک کے نقش کا اصل ۷۲
دلیل اڑسٹھویں: ۷۳
نعلِ مبارک کی شان پر مشتمل اشعار ۷۳
دلیل انھترویں: ۷۳
روضۂ مبارکہ کا نقشہ رکھنے کا عظیم فائدہ ۷۳
دلیل سترّویں: ۷۴
دلیل اکتہرویں: ۷۴
نعلِ مبارک کی شان پر مشتمل کتاب کو سنداً روایت کرنا ۷۴
دلیل بہترّویں: ۷۵
نعلِ مبارک کی شان پر مشتمل قصیدہ ۷۵

دلیل تہترویں: ۷۶
نعلِ مبارک کی شان میں ابو الحکم کا قصیدہ ۷۶
دلیل چوہترویں: ۷۸
نقشِ نعلِ مبارک کی برکت سے دردِ زہ سے شفاء ۷۸
دلیل پچھترویں: ۷۸
نقشِ نعلِ مبارک ساتھ رکھنے کی برکتیں ۷۸
دلیل چھترویں: ۷۹
علامہ تلمسانی کی عظیم کتاب کا ذکر ۷۹
دلیل ستترّویں: ۸۰
دلیل اٹھترویں: ۸۰
مسلمانوں کے سوادِ اعظم کو گمراہ قرار دینے کا حکم ۸۰
دلیل اناسی: ۸۱
مخصوص موئے مبارک جن کی حضور کی طرف نسبت متواتر ہو اس کے متبرک ہونے کے منکر کا حکم ۸۱
دلیل اسّی: ۸۲
حضور سے نسبت کی وجہ سے موئے مبارک کی تحقیر کرنا ۸۲

پیش لفظ

صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تبرکات کو حاصل کرنے کا کوئی موقع ضائع ہونے نہیں دیتے تھے جس چیز کو بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت ہو جاتی اسے ہر چیز سے بڑھ کر عزیز جانتے۔
حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود اپنے عمل سے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں یہ شعور بیدار کر دیا تھا کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آثار و تبرکات کو محفوظ رکھتے اور اس کی انتہائی تعظیم و تکریم کرتے اور ان سے برکت حاصل کرتے۔

امام ابن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا:أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما حلق رأسه كان أبو طلحة أول من أخذ من شعره.(صحيح البخاري)

اس کے علاوہ کثیر احادیث وروایات سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی کریم کے موئے مبارک ،وضو کے مبارک پانی، لعاب دہن، پسینہ مبارک بلکہ جن جن چیزوں کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مس کیا ہوتا ان سے برکت حاصل کرتے۔

زیر نظر رسالہ "شعائر اللہ فی إثبات فضائل شعر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" ابو الذکاء محمد سلامت اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے موئے مبارک کے فضائل اور اُن سے برکت لینا احادیثِ طیبہ اور اقوالِ ائمہ وبزرگانِ دین سے مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے اس کی تخریج و تصحیح مفتی ابو حمزہ مولانا محمد عمران مدنی مدظلہ نے کی ہے۔

لہٰذا ادارہ اس کو اپنے سلسلہ اشاعت نمبر ۳۱۹ پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طفیل موصوف کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور موصوف کے علم میں بہت بہت برکتیں عطا فرمائے اور اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔آمین ثم آمین۔

کتبہ عبدہٗ
ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری نعیمی
دار الإفتاء جامعۃ النور
جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

حدیثِ دل وانتساب

فقیر عرصہ دراز سے شیخ الحدیث والتفسیر علّامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی اطال اللہ عمرہ بالصحۃ والعافیۃ کے ساتھ مربوط ہے اوران کے علمی فیضان سے مستفیض ہورہا ہے، حضرت العلّام علماءِ اسلاف کی تراثِ علمیہ کے احیاء کے حوالے سے بہت متفکر نظر آتے ہیں اوراپنے وابستگان اہلِ علم طبقہ کی اس حوالے سے ذہن سازی کرتے رہتے ہیں کہ اسلاف کی وہ کُتب جن پر گردشِ لیل ونہار نے گرد ڈال دی ہے اس کو جدید تقاضوں کے مطابق دوبارہ منظرِ عام پر لایاجائے۔ حضرت کے اس مشن سے متاثر ہوکر سراج الاصفیاء، ابوذکاء علامہ مولانا محمد سلامت اللہ رامپوری متوفی (۱۳۳۸ھ) کی کتاب "شعائر اللہ فی إثبات فضائل شعر رسول اللہ ﷺ" کی تسہیل وتخریج وترجمہ کرنے کاشرف کیاہے۔تقبل اللہ منی

حضرت علّام ابوذکاء علامہ مولانا سلامت اللہ رامپوری کی کچھ دیگر تالیفات تک رسائی ہوئی ہے ان شاء اللہ العزیز مستقبل قریب میں وہ نادر ونایاب رسائل بھی تسہیل وتخریج وترجمہ کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہوں گے۔

اس رسالہ کے تحت کام جاری تھا، ان ہی ایام میں میرے تایاجان مرحوم محمد امین صاحب نے سفر آخرت اختیار کیا، میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کاثواب بالخصوص ان کی روح کو پیش کرتا ہوں۔ اللہ کریم ان کی قبر کو جنت کاباغ بنائے اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔

اللھم اغفرلی والوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب

ابوحمزہ محمد عمران مدنی

0317-0263320

ifta@alhaadifoundation.com

تعارف مصنف

نام ونسب: محمد سلامت اللہ، کنیت ابو الذکاء، اور نسبت رام پوری تھی۔

القابات: سراج الاصفیاء، سراج الدین۔

سکونت: اعظم گڑھ کے رہائشی تھے۔

حصول علم دین: آپ نے اپنے آبائی علاقہ ہی میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ نے حضرت علامہ مفتی شاہ محمد ارشاد حسین رام پوری علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۳۱۱ھ) کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم دینیہ کی تکمیل کی۔

بیعت وخلافت: ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد باطنی علوم بھی اپنے استاد مکرم حضرت مولانا شاہ محمد ارشاد حسین رام پوری علیہ الرحمۃ سے حاصل کیے اور انہیں کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہوئے اور اجازت وخلافت سے نوازے گئے ۔ایک زمانہ تک اپنے شیخ و مرشد کی صحبت میں رہے، بعد وفات شیخ ان کے قائم مقام ہو گئے۔

تقوی و پرہیز گاری: تقوی کا یہ عالم تھا ہمیشہ بے تکیہ و بستر سوتے، گھریلو سامان خریدنے خود بازار اجاتے، مال دار لوگوں سے ہمیشہ دور رہا کرتے تھے نواب حامد علی خاں آپ سے ملنا چاہتا تھا لیکن آپ نے اس سے ملاقات نہیں کی، آپ داڑھی منڈوں سے سلام و مصافحہ نہیں کرتے تھے۔ غذا انتہائی سادہ تھی بالعموم جو یا باجرے کی روٹی کھایا کرتے تھے۔

تلامذہ: آپ کے شاگردوں میں کئی نامور علماء ہیں جن میں سے زیادہ مشہور علامہ عماد الدین سنبھلی اور مولانا علیم الدین اسلام آبادی شامل تھے۔

اعلیٰ حضرت سے تعلق:

ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری فرماتے ہیں: میرے زمانۂ قیام بریلی شریف یعنی ۱۳۲۱ھ سے ۱۳۲۹ھ تک علمائے اہلسنت و مشائخ کرام و داعیان دین و ملت و دیگر حضرت اہلسنت وجماعت برابر تشریف لایا کرتے، کوئی دن ایسا نہ ہوتا کہ ایک دو مہمان تشریف نہ

لاتے ہوں ،ان سب کی خاطر و مدارت حسبِ مرتبہ کی جاتی اور علمائے کرام کی تشریف آوری کے وقت اعلیٰ حضرت کی مسرت کی جو حالت ہوتی احاطۂ تحریر سے باہر ہے ،خصوصاً حضرت محدث سورتی مولاناشاہ وصی احمد صاحب پیلی بھیتی، حضرت ابو الوقت شیر بیشہ سنت مولاناہدایت الرسول صاحب لکھنوی، حضرت مولانا سراج الدین ابو الذکاء مولانا سلامت اللہ صاحب اعظمی رام پوری۔

سیدی اعلی حضرت اور حضرت شاہ سلامت اللہ رام پوری علیہما الرحمۃ نے باہم ایک دوسرے کی کتب و تقاریظ وفتاوی پر تصدیقات بھی ثبت فرمائیں اوران میں ایک دوسرے کو حسب مراتب القابات و آداب سے یاد فرمایا ہے امام اہل سنت نے اپنے ایک قصیدے میں مولاناشاہ سلامت اللہ رام پوری علیہ الرحمۃ کا ذکر خیر ان الفاظ سے کیا:

سراج ابو الذکاءسلامۃ اللہ
حباہ سلامہ المبدی المعید

یعنی سراج الدین ابو الذکاء سلامت اللہ انہیں ان کی سلامت دے وہ اول و آخر بنانے والا۔

بعض تالیفات کے نام: حضرت العلّام نے کئی کتب تصانیف کیں جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

(۱)اوضح البراھین علی عدم جواز الصلوۃ خلف غیر المقلدین.

(۲)التحفۃ المنصفیۃ والھدیۃ الاحمدیۃ فی ادلۃ سماع الموتی وحیاتھم السرمدیۃ

(۳)احکام الحجی فی احکام اللحی

(٤)تحقیق المرام

(٥)تلخیص الافادات

(٦)تبشیر الوری بحضور المصطفی

(۷)عمدۃ الفائحۃ

(۸)براھین لائحۃ ضمیمۃ عمدۃ الفائحۃ

(۹)احکام الملۃ الحقیقۃ فی تفسیق قاطع اللحیۃ

(۱۰)حقوق الوالدی والولد

(۱۱)شعائر اللہ فی اثبات فضائل شعر رسول اللہ

(۱۲)اعلام الاذکیاء باثبات علوم الغیب لخاتم الانبیاء.

وصال پرملال ومدفن مبارک: آپ کا انتقال ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ کو ہوا، آپ علیہ الرحمۃ کو آپ کے

استاذ ومرشد حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ارشاد حسین رام پوری علیہ الرحمۃ کی درگاہ میں دفن کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولیّ من الذلّ وکبّرہ تکبیرا واصلّی واسلّم علی من أرسل رحمۃ للعلمین خاتم النبیّین شاھداً لما کان فی الأزل ومشاھدا لما یکون الی الأبد ومبشّرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ سراجاً منیراً جعلہ مبارکا أینما کان و نورابل جملۃ أجزائہ و فضلاتہ طاھرۃ و مبارکۃ و طھورا و بسمعہ سمیعا و ببصرہ بصیرا فلیس کمثلہ شئ ولن یکون و کان بعلم اللہ علیما و بقدرتہ علی کل شئ قدیرا فمن استخفّ بشانہ العلیّ العظیم بتنقیص جزء من أجزائہ ولو شعرا من أشعارہ شعیرا أونقص ما ینسب الیہ و یعرف بہ و صغرہ تصغیرا کما ھو دیدن الفرقۃ المارقۃ من الدین نقیرا وقطمیرا فقدأتی باباً من أعظم الکبائر و أشدّ المنکرات نکیرا بل استحقّ أن یکفّر تکفیرا لأنہ قد بدت العداوۃ والبغضاء من أفواھھم وما تخفی صدورھم أکبر توفیرا وصاروا مصادیق أن یقال لھم لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم وارتکبتم کبیرا وصلّی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الجمیل الأجمل الأجلّ الأکمل الأعظم الأکرم الأنورا لمنوّر تنویرا وعلی آلہ الذین طھّرھم اللہ تطھیرا وأصحابہ الذین آووہ ونصروہ معاونا و ظھیرا وبارک وسلّم تسلیماً کثیراً مادامیتبرک بآثارہ الکریمۃ و یشتاق المحبّ الیھا و یکون لھا نصیرا أمّا بعد فیقول الفقیر الی حبیب الحبیب فقیرا زھیرا محمّد المدعو بسلامت اللہ کان اللہ لہ ولوالدیہ فی الدنیا والآخرۃ ولا یکلہ الی نفسہ طرفۃ عین فتدمّرہ تدمیرا انّ ھذہ دلائل بل وسائل قلائل الی ذکر الحبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم أذکر بھا اخواننا تذکیرا وأنکلّ الأعداء وأکھرّھم تکھیرا۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اولاد کو اختیار نہیں کیا اور نہ ہی اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے، اور نہ ہی وہ کمزور ہے کہ اس کو کسی حمایتی اور مددگار کی

حاجت ہو۔ اور اللہ کی بڑائی بیان کرنے کے لیے میں تکبیر کہتا ہوں اور اس ذات پر درود و سلام بھیجتا ہوں ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین بنایا اور جو ازل میں تھا اس پر شاہد بنایا اور جو ابد تک ہونے والا تھا اس کا مشاہدہ کرنے والا بنایا اور اللہ کے حکم سے خوشخبری سنانے والا ڈر سنانے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا بنایا، اور روشن آفتاب بنایا وہ جہاں بھی ہوں انہیں برکت والا بنایا۔ انہیں بلکہ ان کے جملہ اجزاء کو نور بنایا اور ان کے فضلات کو طاہر و بابرکت، اور خوب پاک بنایا اور انہیں اپنے سماع کے ساتھ سننے والا اور اپنی بصر کے ساتھ دیکھنے والا بنایا پس اللہ کی مثل کوئی شے نہیں ہے اور نہ ہی ہوگی اور آپ ﷺ اللہ کے علم سے جاننے والے اور اللہ کی قدرت سے ہر چاہے ہر قدرت رکھنے والے ہیں پس جو ان کی بلند و عظیم شان کو ہلکا جانے خواہ آپ ﷺ کے اجزائے مبارکہ میں سے کسی جزء کی تنقیص کرے اگرچہ یونہی کہ آپ ﷺ کے شعر (بال مبارک) کو شعیر (چھوٹا بال) کہے یا حضور ﷺ کی طرف منسوب یا حضور ﷺ سے معروف کسی شے میں نقص نکالے اور اس کو ادنیٰ و چھوٹا قرار دے جیسا کہ دین سے خارج ہو جانے والے اس فرقہ کا حال ہے جو ایک معمولی تل اور کھجور کی گھٹلی کی طرح بے وقعت ہے انہوں نے ایک عظیم ترکبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا بدترین برائی کو انجام دیا بلکہ وہ اپنے کالے کرتوتوں کی وجہ سے تکفیر کئے جانے کے مستحق ہوگئے کیونکہ بغض وعداوت ان کی زبانوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو باتیں ان کے سینوں نے چھپائی ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہیں اور اس بات کے مصداق ہوگئی کہ ان کے بارے میں کہا جائے کہ تم بہانے نہ بناؤ بیشک تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے اور تم نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا اور اللہ درود بھیجے اپنے حبیب پر جو بہت خوبصورت ہیں سب حسینوں سے بڑھ کر حسین ہیں، جلیل القدر ہیں عظیم تر ہیں، عند اللہ سب سے سے زیادہ عزت والے ہیں، سب سے بڑھ کر روشن ہیں اور خوب روشنی بکھیرنے والے ہیں اور آپ ﷺ کی آل پاک پر جسے اللہ تعالیٰ نے خوب پاک کر دیا ہے اور آپ ﷺ کے صحابہ پر جنہوں نے آپ ﷺ کو اپنے پاس جگہ دی، آپ کی بطورِ معاون و مددگار نصرت کی اور اللہ پاک برکت نازل کرے اور خوب سلام بھیجے جب تک کہ آپ ﷺ کے آثارِ شریفہ سے برکت حاصل کی جاتی رہے گی

اور آپ کے محبین ان آثار کی طرف مشتاق رہیں گے اور اس کے مدد گار رہیں گے۔ حمد ہ صلوۃ کے بعد حبیبوں کے حبیب ﷺ کا محتاج، فقیر و عاجز "محمد" جسے "سلامت اللہ" کہہ کر پکارا جاتا ہے، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کا، اس کے والدین کا حامی ہو اور اسے پلک جھپکنے کی مقدار بھی اس کے نفس کے حوالے نہ کرے کہ جو نفس کے حوالے ہوتا ہے تو اس کا نفس اس کو بالکل برباد کر دیتا ہے، بلاشبہ یہ دلائل بلکہ اللہ کے حبیب کے ذکر کا کچھ وسیلہ ہیں جن کے ذریعے میں اپنے بھائیوں کو اچھی طرح نصیحت کر رہا ہوں اور ان کے ذریعے میں دشمنوں کو عذاب دے رہا ہوں اور انہیں خوب جھڑک رہا ہوں۔

اور جاننا چاہیے کہ موئے مبارک نبوی ﷺ کی بزرگی اور اس کا متبرک اور موجبِ فیوض و برکات و انوار ہونا ایسی چیز نہیں ہے جس کا انکار کوئی ادنیٰ عقل والا بھی کر سکے اگرچہ اس کے دلائل ہزاروں ہیں مگر بنظر چند دلائل یہاں ذکر کرتا ہوں وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی و نعم الوکیل۔ ۱

پہلی دلیل: اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرنا

قال اللہ سبحانہ: وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۲

ترجمہ: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

"شعائر" جمع ہے "شعیرۃ" کی اور "شعیرۃ" کے معنی علامت ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی جو نشانیاں ہیں ان کی تعظیم وہی کرے گا جس کے دل میں تقوی اور اللہ تعالیٰ کا ڈر ہو اگرچہ یہ آیت خاص بدنہ ۳ کے باب (بارے) میں ہے مگر موافقِ قاعدۂ اصول "العبرۃ لعموم اللفظ

---

۱ اور میری توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے اور وہ کیا ہی خوب کام بنانے والا ہے۔

۲ الحج: ۳۲/۲۲

۳ وہ گائے، اونٹ جنہیں حجاج کرام قربانی کے لیے حرم بھیجتے ہیں۔

لاالخصوص السبب"[4] (یہ آیت مبارکہ) جملہ نشانیوں اور اعلام دین اور علامات الٰہیہ کو شامل ہے اسیواسطے اس آیات سے اکابرین نے اولیاء اللہ کی تعظیم کا قول کیا ہے کہوجود ان کا اعظم آیات الٰہیہ سے امت میں ہے۔اور جب یہ لفظ "شعائراللہ" بعمومہ (اپنے عموم کے سبب) شامل ہوا جمیع نشانیوں کو تو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے موئے مبارک کو بدرجۂ اولیٰ شامل ہو گا پس اُس کی تعظیم، جملہ تعظیمِ شعائر اللہ ہے اور وہ بحکمِ آیتو شہادتِ الٰہی دلیل ہے تقوی القلوب (دل کے تقوی کی) اور اللہ تعالیٰ جس کے تقوی کی گواہی دے اُس کی قبولیت کا درجہ کیا پوچھنا: اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ[5]

ترجمہ: اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ[6]

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ بس ہے[7] اس سے معلوم ہوا کہ موئے مبارک کی تعظیم نہ کرنے والا متقی نہیں بلکہ وہ فاسق و فاجر ہے اور خارجِ طاعۃ اللہ ہے[8] معاذ اللہ من ذلك!

دوسری دلیل: تابوتِ سکینہ کا تبرک ہونا

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ

---

[4] یعنی: اعتبار عمومِ لفظ کا ہوتا ہے، خصوصِ سبب کا اعتبار نہیں ہو گا۔
تفسیر النسفی، سورۃ الفجر، تحت الآیۃ: وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ، ۶/۳

[5] المائدۃ: ۲۷/۵

[6] الحجرات: ۱۳/۴۹

[7] یعنی، بطورِ دلیل یہ فرامین باری تعالیٰ کافی ہیں۔

[8] یعنی، وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے خارج ہے۔

إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ (۲۴۸) ۹

ترجمہ: اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی۔

"تابوت" عبارت ہے اُس صندوق سے جس میں تصویریں انبیاء علیہم السّلام کی تھیں جو حضرت آدم علیہ السّلام سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام تک پہنچی تھیں اور اس میں تورات کی بعض الواح (تختیاں) اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا عصا اور حضرت ہارون علیہ السّلام کا عمامہ تھا، جس کا موجبِ تسکین ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موئے مبارک نبوی ﷺ عصائے موسیٰ اور عمامہ ہارونی بلکہ تصاویرِ انبیاء (علیہم السلام) سے تبریک اور تسکین میں بدرجہا بڑھ کر ہے۔ ۱۰

---

۹ البقرۃ: ۲۴۸/۲

۱۰ تابوتِ سکینہ کے بارے میں صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی زیر آیت لکھتے ہیں: یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زر اندود (سونے سے ملمع کیا گیا تھا) صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں ان کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید انبیاء ﷺ کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سرخ میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے آپ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا یہ صندوق وراثتاً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی، چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کی عصا اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل در پیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بد عملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک

تیسری دلیل: تبرکات کی تعظیم کی اصل

صحابہ کرام کو حضور اکرم ﷺ نے خود موئے مبارک حلق فرما کر تقسیم کئے ہیں اگر تبریک نہ ہوتا۱۱ تو تقسیم کے کوئی معنی نہیں۔ وھذا الحدیث مسطور فی الصحاح وجمیع کتب السیر وسیاتی انشاء اللہ تعالیٰ فانتظرہ. ۱۲

چوتھی دلیل: حضرت ابی بن کعب کو بال مبارک دینا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شب معراج کی صبح کو حضور اکرم ﷺ نے اپنی ریش مبارک کے موئے مبارک عطا فرمائے! وقد رأینا سندہ مختوما لا کا بر دمشق عند السید الجیلی محمد حبیب اللہ الد مشقی قد نزل فی ھذہ البلدۃ رامفور سنۃ الثلث والعشرین بعد الألف والثلثمائۃ من الھجرۃ علی صاحبھا افضل الصلوۃ والسلام۔ ۱۳

ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مقر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لئے آمادہ ہوگئے کیونکہ تابوت پاکر انہیں اپنی فتح کا یقین ہوگیا طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان منتخب کئے جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے (جلالین وجمل وخازن ومدارک وغیرہ) فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز واحترام لازم ہے ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ اور بربادی کا سبب ہے فائدہ تابوت میں انبیاء کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں اللہ کی طرف سے آئی تھیں۔ (خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورۃ)

۱۱ یعنی یہ بال مبارک تبرک نہ ہوتے۔

۱۲ یہ حدیث پاک صحاح ستہ اور تمام ہی کتب سیرت میں مذکور ہے اور ان شاء اللہ عنقریب یہ حدیث پاک آئے گی پس آپ اس کا انتظار کریں۔

۱۳ یعنی، ہم نے اس کی سند دیکھی ہے جس پر دمشق کے اکابر علماء کی مہر تھی اسے ہم نے سیّدی محمد حبیب اللہ جیلی دمشقی کے پاس دیکھا، حضرت ۱۳۲۳ھ میں رامپور تشریف لائے تھے۔

پانچویں دلیل: حضرت خالد بن ولید کی متبرک ٹوپی

حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حضور (ﷺ) نے چند موئے مبارک عطا فرمائے تھے اور حضرت خالد نے اس کو اپنی ٹوپی میں سی رکھا تھا جس لڑائی میں وہ ٹوپی پہن کر گئے اللہ تعالیٰ نے ببرکتِ موئے مبارک ان کو فتح دی۔

قال الشیخ فی المدارج: دبود چند موئے از آنحضرت ﷺ درکلاہ خالد بن ولید وحاضر نشد بانہا ہیچ قتالے رامگر انکہ دادہ شد نصرت ۔

چھٹی دلیل: شے کا حضور علیہ السلام کے چھونے سے بابرکت ہو جانا

مدراج النبوۃ میں ہے: وصل درکرامات وبرکات آنحضرت) ﷺ(درچیزے کہ لمس کردومباشرت کرد آنرا درصحیح آمدہ کہ بیرون آورد اسماء بنت ابی بکر جبہ طیالسہ راوگفت کہ این جبہ را پیغمبر خدا ﷺ پوشیدہ است ومامی شوئیم آنرا برائے بیماران و می جوئیم بآن .... إلخ[۱۴]

اقول: (میں کہتا ہوں:) بدن مبارک سے مسّ ہونا (Touch ہونا) لباس یا کسی چیز کا جب باعثِ برکت وشفائے بیمار ہے حالانکہ مس ولمس ایک وصف ہے جسم مبارک اور دستِ مبارک کا اور وہ عرض وصفت ہے تو موئے مبارک کہ جوہر اور جزو بدن مبارک ہے[۱۵] کیونکر متبرک اور موجب شفائے قلب و جسم، بیمارانِ ظاہر و باطن نہ ہو گا (یعنی: یہ بال مبارک کیونکر

۱۴ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، باب ششم، وصل درکرامات وبرکاتآنحضرت ﷺ، ۱/ ۲۰۲

یعنی: رسول پاک ﷺ نے جن اشیاء کو چھوایا شرفِ قرب عطا فرمایا، انہیں کرامات وبرکات حاصل ہوئیں اس سلسلے میں صحیح حدیث مروی ہے کہ حضرت اسمابنت ابو بکر نے ایک طیالسی جبّہ نکالا اور فرمایا کہ نبی پاک ﷺ اس جبہ کو پہنا کرتے تھے ہم اس کا دھوون بیماروں کو پلاتے ہیں تو انہیں شفا ہو جاتی ہے۔

۱۵ (جوہر: وہ جسم جس کا قیام کسی چیز کے پائے جانے پر موقوف نہ ہو بالفاظِ دیگر وہ جسم جو اپنے قائم ہونے میں غیر کا محتاج نہ ہو جیسے تمام ہی اجسام جیسے انسان، تمام ہی حیوان وغیرہ جوہر ہیں ۔ عرض: جو اپنے وجود میں کسی محلّ کا محتاج ہو جیسا کہ حسین ہونا، سفید ہونا وغیرہ)

قلب و جسم کی ظاہری اور باطنی بیماریوں کی شفاء کا سبب نہیں ہو گا)

ساتویں دلیل: حضور کے استعمالی پیالے کا سببِ شفاء ہونا

نیز مدارج النبوۃ میں ہے:وبود کاسۂ آنحضرتﷺکه آب می اندا ختند درآن و شفامی جستند بآن۔و تقریرالدلیل علی مامرّ.

آٹھویں دلیل: دستِ مبارک سے جنون دور کر دینا

فيه أيضاً(اسی مدارج میں ہے):وآور ده نمیشده نزددےﷺ ہیچ یکے که دیوانگی ومس جن داشت مگر دست می زدودر سینه دے ومیرفت آن مس وجنون۔و تقریرالمدعیٰ مامضیٰ.۱۶

نویں دلیل: دستِ مبارک کے مس سے شیطانی اثرات دور ہو جانا

ایضاً فی المدارج:وپیدا شدن جودت وجلادت دراسپ ابی طلحه برکت سواری آنحضرت ﷺ بعد ازان که بغایت تنگ گام بودو چنان شدکه ہیچ اسپے مماشاۃ ومحازاۃ نمی توانست کردیوے ۔۱۷

دسویں دلیل: حضرت جابر کے اونٹ کو سُبک رفتار کر دینا

---

۱۶ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، باب ششم، وصل در کرامات وبرکات آنحضرت ﷺ، ۱/ ۲۰۴

یعنی، مدارج النبوۃ ہی میں ہے: بچہ جسے جنون یا جن کا اثر ہوتا حضور ﷺ اس کے سینے پر ہاتھ مارتے تو اس کی دیوانگی اور جن کا اثر جاتا رہتا۔

اس دلیل کے تحت بھی وہی تقریر ہو گی جو سابق دلیل کے تحت گزری۔

۱۷ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، باب ششم، وصل در کرامات وبرکات آنحضرت ﷺ، ۱/ ۲۰۴

یعنی، اور حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر رسول اللہ ﷺ کے سواری کرنے کی برکت سے اس میں تیزی اور سبک رفتاری پیدا ہو گئی حالانکہ اس سے قبل وہ گھوڑا اڑیل اور سست رفتار تھا، حضور ﷺ کے سواری کرنے کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا کہ چلنے اور مقابلہ میں کوئی گھوڑا اس کے ہم مثل نہیں تھا۔

أیضاً: پیدا شدن سرعت وسبکی درشتر جابر بعداز سستی وماندگی نجلانیدن چوبے که دردست شریف بودتا آنکه نه توانست زمام اور انگہداشت وہمچنین سوارشدن حمار تنگ گام مر سعد بن عباده راو گرد انیدن دے تندو تیز که اسپ ترکی وہیچ دابۂ نمی توانست بوے مسائره کرد۔۱۸

گیارھویں دلیل: دستِ مبارک لگنے سے شہسواری کا خوف نکل جانا

وجریرا بن عبدالله بجلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ که برپشت اسپ نمی توانست نشست و آنحضرت برسینۂ دے زد پس گشت فارس ترین عرب و ثابت ترین ایشان۔۱۹

بارھویں دلیل: دستِ مبارک سے ٹہنی کو تلوار کر دینا

ایضاً(اسی مدارج میں ہے) واز انجمله دادن اوست مرعکاشه راشاخ درخت خرما دروقتے که بشکست شمشیر اودربدر وگشتن آن دردست وے شمشیر بُرّان وقتال کردن بداں ہمیشه درمواقف ومشاہد یا وقتیکه شہید شددر قتال اہل ردّت ونام این سیف عون بودوہمچنین دادن دے براے عندالله بن حبش رضی الله تعالیٰ عنه روز احد شاخِ خرما وگشتن آن دردست وے شمشیر ودادن قتاده بن نعمان رادرشب تاریک شاخ خرما

---

۱۸ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، باب ششم، وصل در کرامات وبرکات آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۱/۲۰۴

یعنی، حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ کا اونٹ سست رفتار اور اڑیل تھا، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے اپنے مبارک ہاتھ سے ہری گھاس کھلائی تو وہ تیز رفتار ہو گیا کہ اسے لگام سے بھی روکا نہیں جا سکتا تھا۔ اسی طرح رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت سعد بن عبادہ کے دراز گوش پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا واپسی کے وقت وہ ترکی گھوڑے کی مثل تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی جانور اس کی رفتار کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

۱۹ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، باب ششم، وصل در کرامات وبرکات آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۱/۲۰۴

یعنی، حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی گھوڑے کی پشت پر سوار نہیں ہو سکتے تھے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کے سینے پر اپنا دست مبارک مارا تو وہ تمام عرب میں سب سے بڑھ کر شہہ سوار اور جم کر بیٹھنے والے بن گئے۔

وروشن شدن آن درراہ...إلخ ۲۰

تیرھویں دلیل: قرآن میں حضور علیہ السلام کے مبارک اعضاء کی قسم کا ذکر

مفسرین نے لکھا ہے کہ "والشمس وضُحٰھا" میں محبوب اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے مکھڑے کی قسم ہے اور "واللیل اذا سجی" میں حضرت حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی زلف مبارک کی قسم کھائی ہے، حضرت حق سبحانہ نے، پس جس طرح دستِ مبارک بوجہ "ید اللہ فوق ایدیھم" کے موجب برکات مسطورہ ہوا ۲۱، اسی طرح موئے مبارک بوجہ قسم کھانے حق تعالی کے اس کی عظمت اور بزرگی آیت سے ثابت ہے پس اس کے (یعنی: بال مبارک) کی برکات میں شبہ کرنا بے عقلی ہے جو چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر معظم و مکرم ہو کہ خود اس کی قسم کھائی ہے تو اس کی مبارکی (یعنی: بابرکت ہونے) اور عظمت میں کیا شک ہے۔

تفسیر حسینی سورۂ والضحی میں ہے: اشارت است بروشنی روئے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وکنایت است ازسیاہی موئے دے۔

بیت: والضحے رمزے ہم ازروے چوماہ مصطفی است
معنی واللیل گیسوئے سیاہ مصطفی است۔ ۲۲

---

۲۰ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، باب ششم، وصل در کرامات وبرکات آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، ۱/۲۰۴

یعنی، اور انہی برکات میں سے ہے کہ جنگ بدر میں جب حضرت عُکاشہ کی تلوار ٹوٹ گی تو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے انہیں ایک ٹہنی دے دی، اور وہ ٹہنی ایک بہترین تلوار بن گئی۔ پھر حضرت عُکاشہ اس تلوار سے ہر غزوے وجہاد میں قتال کرتے رہے حتی کہ مرتدین سے جنگ کرتے ہوئے آپ شہید ہوگے، آپ نے اپنی اس تلوار کا نام عَون رکھا تھا۔

اسی طرح جنگ احد میں حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے حضرت عبد اللہ بن جحش کو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ایک کھجور کے درخت کی ٹہنی دی اس سے حضرت شمشیر بردار کفار سے قتال کرتے رہے۔

حضرت قتادہ بن نعمان کو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اندھیری رات میں ایک ٹہنی دینا جو راستے میں روشن ہو گئی۔

۲۱ یعنی، ان برکات کا سبب ہوا جو مذکور ہوئیں۔

۲۲ یعنی، والضحی میں محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے چہرہ کے نور کی طرف اشارہ ہے اور واللیل میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے بال مبارک کی سیاہی کی طرف اشارہ ہے۔

پس موئے مبارک لحیۂ مبارک (یعنی: داڑھی مبارک کے بال) والضحی میں اور سر مبارک کے (بال) واللیل کی قسم میں داخل ہیں۔

چودھویں دلیل: حضور سے مسّ کرنے والے مقامات کا متبرک ہونا

آنحضرت ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ اور تشریف آوری کی جگہ اور عبادت کی جگہ اور جس چیز سے دست مبارک کا مس ثابت ہوا ان سب کی تعظیم و اکرام خود حضور اکرم ﷺ کی تعظیم و اکرام ہے۔ پس موئے مبارک کی تعظیم و اکرام داخلِ تعظیم و اکرام حضرتِ سیدِ انام ہے علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام (یعنی: خود رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و اکرام میں داخل ہے۔)

مدارج میں ہے: از جملہ اعظام واکبار آنحضرت ﷺ اکبار جمیع انچہ متعلق است بوے از مشاہدوا ماکن و معابد و انچہ دست شریف دے بدان رسیدہ۔ ودیدہ شد ابن عمر کہ نہاد دست خود رابر جاے نشستگاہ آنحضرت ﷺ بعد ازان نہاد دست رابر روی خود خود۔ و امام مالک سوارنمی شددر مدینہ مطہرہ بردابہ خود دگفت شرم میدارم از خدا کہ پی سیر کنم زمینے را کہ رسول خدا ﷺ دران خضتہ بسمُ اسپ خود ونہادہ است آنحضرت ﷺ پائے مبارک خو دبر آن وبخشید اسپان خود راکہ داشت ہمہ را بشافعی پس جواب دا دبہ مانند این جواب۔[۲۳]

یعنی، والضحی میں محمد ﷺ کے چہرۂ مبارک کے نور کی طرف اشارہ ہے۔ اور واللیل کا معنی ہے کہ مصطفی ﷺ کی زلفیں سیاہ ہیں۔ (تفسیر حسینی، تحت الآیات المذکورۃ، مخطوط)

۲۳ یعنی، حضور ﷺ کی تعظیم تکریم میں سے یہ بھی ہے کہ جو شے بھی رسول اللہ ﷺ سے نسبت رکھتی ہو خواہ متبرک مقامات ہوں یا ایسی شے ہو جس سے حضور ﷺ کا جسم اقدس مس ہوا ہو ان کی تعظیم و تکریم ہر مسلمان پر لازم ہے۔ حضرت ابن عمر کو دیکھا گیا کہ وہ حضور ﷺ کی نشستگاہ پر اپنے ہاتھوں کو پھیرتے پھر وہ ہاتھ اپنے چہرے پر مل لیتے۔ امام مالک رحمہ اللہ مدینے میں کسی جانور پر سوار نہیں ہوتے تھے آپ فرماتے تھے مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اس زمین کو گھوڑے کی سموں سے روندوں جس میں رسول اللہ ﷺ آرام فرما ہیں، جس زمین پر آپ ﷺ نے قدم رکھے تھے، آپ نے اپنے گھوڑے امام شافعی کو دے دیئے اور آپ نے ان سے بھی یہی بات فرمائی۔ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، باب نہم، وصل از جملہ اعظام....۱/۳۱۵-۳۱۶

اقول: (میں کہتا ہوں:) جب (رسول اللہ کی) نشستگاہ اور قدم گاہ (یعنی: آپ ﷺ کے قدم رکھنے کی جگہ) کی تعظیم صحابہ، وتابعین واتباع تابعین و مجتہدین وائمہ دین سے ثابت ہوئی ۔کما فی الشفاء والمواھب والسیرۃ للشامی والحلبی وغیرھا تفصیل ذلک ۲۴.

تو موئے مبارک کا مرتبہ تو قطعاً زمین وخاک مذکور سے بڑھا ہوا ہے (یعنی، آپ ﷺ کے بال مبارک کا مرتبہ تو یقینی طور پر مدینہ منورہ کی زمین اور اس کی خاک سے کہیں زیادہ بڑا ہے۔) کما لایخفی علی من له ادنیٰ مسکة بالفهم وحلاوۃ الایمان۔ ۲۵

پندرھویں دلیل: حضرت ابو محذورہ کی پیشانی کے بال

خود صحابہ کرام علیہم الرضوان سے تنصیص (صراحت) بال مبارک کی عظمت وبرکت کی بھی ثابت ہے۔

بثبوت لا مرّدّله کیف وقد اتّفق علیه اصحاب السیر والمغازی۔ ۲۶

قال فی المدارج: آورده اندکه ابو محذوره را رضی الله تعالیٰ عنه موئے پیشانی اودرا زبو وچنا نکه چون مے نشست دفرومی گذاشت آن موہارا ابر زمین میر سید گفتند چرا در ازمید اری این موہارا ونمی تراشی گفت نمی تراشم ازان جهت که وقتے دستِ شریف آنحضرت ﷺ بآن رسیده ۔پس نگاه مید ارم آنہارا تبرکا۔۲۷

---

۲۴ جیسا کہ الشفاء، المواھب اور سیرت شامی اور سیرت حلبی وغیرہ میں اس کی تفصیل ہے۔

الشفا،القسم الثانی ،الباب الثالث فی تعظیم أمره ووجوب توقیره وبره، الفصل السّابع إعزاز مالهمن صلة بالنبی صلی الله علیه وسلم، ۲/ ۱۲۷

۲۵ جیسا کہ یہ بات ایمان کی حلاوت رکھنے والے ادنیٰ سمجھ بوجھ والے پر پوشیدہ نہیں ہے۔

۲۶ یعنی، اور اس بات کا ایسا ثبوت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا اور اسے کیسے جھٹلایا جا سکتا ہے کہ تمام سیرت نگاروں اور مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے۔

۲۷ یعنی: شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں فرمایا: منقول ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالی عنہ کی پیشانی کے بال اتنے بڑے تھے کہ جب آپ بیٹھتے تو بال زمین پر لگتے۔ لوگوں نے دریافت کیا: آپ نے اتنے لمبے بال کیوں رکھے

جب ایک دفعہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بال پر (آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے) دست مبارک کا مس کرنا، موجب (سبب) اس کی مبارکی و تبریک کا ہو گیا صحابہ کے نزدیک، تو خود حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے موئے مبارک کا کیا پوچھنا؟ اور پھر اس پر (اُن مبارک بالوں پر) کتنی مرتبہ دست مبارک پڑے ہوں گے اور پھر ہمارے واسطے کہ ہم صحابہ کرام سے زیادہ محتاج ہیں برکت اور تبرّک حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

سولھویں دلیل: بالِ مبارک والی ٹوپی کی برکت

نیز مدارج میں ہے: ودر کلاہ خالد بن ولید موئ چند بو داز مویہائے شریف وے ﷺ تبرکاً وافتاد کلاہ وے دربعضے از جنگ گاہہا پس محکم بربست کلاہ راتا بازنیفتد وزمانہ بران کشید کہ چند کس از مسلمان کشتہ شد ندپس انکارکرو ند صحابہ این فعل را بر خالد گفت نکردم این را بسبب کلاہ بلکہ بجہت مویہاے شریف کہ وران بستہ بودنگاہ داشتہ ام تا ضائع نشودودردستہائے مشرکان نیفتد وبرکات آن ازمن مسلوب نگرددانتہی۔۲۸

سترہویں دلیل: آبِ دہن کی برکت سے زخم کا درست ہو جانا

شواہد النبوت میں ہے: زنے از یمامہ فرزندے پیش رسول اللہ ﷺ آور دکہ برسر وے ریشے بود رسول اللہ ﷺ آب دہان مبارک خود برسروے انداخت

ہیں؟ انہیں ترشوا کیوں نہیں لیتے؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک بار رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مبارک ہاتھ میرے ان بالوں سے مس ہو گیا تھا پس میں بطورِ تبرک ان کی حفاظت کرتا ہوں۔ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، باب نہم، وصل از جملہ اعظام...۱/ ۳۱۶

۲۸ یعنی، حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چند مقدس بال سلے ہوئے تھے۔ کسی جنگ میں ان کی ٹوپی سر سے گر پڑی تو آپ نے اتنا زبردست حملہ کر دیا کہ بہت سے مجاہدین شہید ہو گئے۔ آپ کے لشکر والوں نے ایک ٹوپی کے لئے اتنے شدید حملہ کرنے پر آپ پر اعتراض کیا۔ لوگوں کا طعنہ سن کر آپ نے فرمایا کہ میں نے ٹوپی کے لئے یہ حملہ نہیں کیا تھا بلکہ میرے اس حملہ کی یہ وجہ تھی کہ میری اس ٹوپی میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بال مبارک ہیں مجھے یہ اندیشہ ہو گیا کہ میں ان کی برکتوں سے کہیں محروم نہ ہو جاؤں اور یہ کفار کے ہاتھوں میں نہ پہنچ جائیں۔ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، باب نہم ،وصل از جملہ اعظام....۱/۳۱۶

آن ریش نیک شدواز نسل آن کو دک آن علت ہر گز پیدا نیا مدو ہمان زن پسر دیگر راہمیں علت پیش مسیلمه کذّاب برد آب دہان نا مبارک خود رابر سروے انداخت سراوکل شدودر نسل وے بماندانتہی ۔۲۹(شواہد النبوۃ: ص:۱۹۴)

لعابِ مبارک کی مزید برکتیں

اور مدارج النبوۃ میں ہے:وریخت آنحضرت از بقیه وضوئے خوددربیر قباپس خشک نشدد کم نگشت آب اوہر گز و آب دہن شریف انداخت در چاہے که دردار انس بودپس نبو در مدینه شیریں ترازوے آب و گذشت آنحضرت ﷺ بر آبے و پر سید که نام این چسیت گفتند نام وے بستان ست و آب وے شوراست فرمو دنام وے نعمان است وآب وے خوش پس خوش گشت آب وے وانداخت آب دہن درد لوے از بیرور یخت درآن و فائح گشت ازوے بوئےمشک۔ انتہیٰ ۳۰

نیز اس(مدارج النبوۃ) میں ہے:و در جنگ احد تیرے بچشم قتادہ بن

۲۹یعنی، یمامہ سے ایک خاتون اپنے بچے کو لے کر نبی پاک ﷺ کی بار گاہ میں حاضر ہوئی جس کے سر میں زخم تھا، آپ ﷺ نے اپنالعاب دہن مبارک اس کے سر پر لگایاتووہ بچہ بالکل تندرست ہوگیااور پھر وہ بیماری کبھی اس بچے کی نسل میں پیدا نہیں ہوئی۔اوروہی عورت اپنے دوسرے بچے کو لے کر مسیلمہ کذاب کے پاس گئی اس بچے کو یہی بیماری تھی اس بدبخت نے اپنانا پاک تھوک اس بچے کے سر پر لگایاتو اس بچے کے سر پر پھوڑانکل آیااور یہ بیماری اس بچے کی نسل میں پیدا ہوگئی۔

۳۰یعنی: نبی پاک ﷺ نے اپنے وضو کا بچاہواپانی قباشریف کے ایک کنویں میں ڈال دیا،اس کے بعد وہ کنواں نہ تو خشک ہو اور نہ ہی اس کے پانی میں کچھ کمی ہوئی، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر کے اندر ایک کنواں تھا، آپ ﷺ نے اس میں کلّی فرمائی تو اس کنویں کا پانی مدینے کے تمام کنوؤں سے زیادہ میٹھاہو گیا۔ نبی پاک ﷺ کا گزر ایک پانی کے پاس سے ہوا آپ ﷺ نے اس کانام پوچھاتو بتایا گیا کہ اس کانام بستان ہے اور اس کا پانی نمکین ہے، آپ ﷺ نے فرمایااس کانام نعمان ہے اور اس کا پانی میٹھاہے، پس آپ ﷺ کے قول کی برکت سے اس کا پانی میٹھاہو گیا۔ایک کنویں سے پانی کاڈول آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اس میں اپنالعاب دہن شریف ڈالا تو اس پانی میں سے مشک کی خوشبو پھوٹنے لگی۔ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، باب ششم، وصل در کرامت وبرکات آنحضرت ﷺ، ۱/۲۰۳

النعمان رسید تا آنکہ افتادبر رخسارۂ وے پس رد کرد آنحضرتﷺآنرا بجاے خودش پس بہترین و تیز ترین دوچشم وے شد۔۳۱

و شکست شمشیر عبداللہ بن جحش پس داد آنحضرت اور اشاخ درخت خرما پس گشت وردست وے شمشیر چنانکپہ دربدر بعکاشہ دادہ بود۔۳۲

سوائے ان مذکورات کے (یعنی اِن مذکورہ معجزات کے علاوہ) ہزاروں برکات و معجزات آب دہن مبارک اور دستِ مبارک کے کتب سیر میں مذکور ہیں اور (یہ بات سب کو) معلوم ہے کہ آبِ دہن جملہ فضلات سے اور لمس و مسصفات سے ہے، جب ان کے (لعاب دہن شریف اور مبارک ہاتھوں کے) آثار کرامت و برکات اس قدر ہیں تو موئے مبارک جو کہ لحیہ (داڑھی مبارک) یا سر مبارک کے جواہر ہیں اس کے برکات میں تردّد (شک کرنا) نشانِ (علامتِ) محرومی ہے۔

اٹھارہویں دلیل: حجۃ الوداع میں حضور کا خود موئے مبارک تقسیم کرنا

خود آنحضرت ﷺ کا تقسیم فرمانا موئے سر مبارک کو حجۃ الوداع میں صحابہ کرام کو اور صحابہ کرام کا دوسروں کو عطا فرمانا اس سے بڑھ کر اسکی سند اور برکات کی دلیل اور کیا چاہیے۔

مدارج النبوۃ میں ہے: بعداز ان حلاق را طلبید کہ بعمر بن عبداللہ نام داشت و اشارت کرد بحلاقت کہ ابتداء بجانب راست کندو قسمت کرد مو

---

۳۱ حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ کو جنگ احد میں آنکھ میں تیر لگ گیا اور آنکھ بہہ کر ان کے رخسار پر آ گئی، حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ان کی آنکھ کو اٹھا کر آنکھ کے حلقہ میں رکھ دیا ان کی وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ روشن اور خوبصورت ہو گئی۔

۳۲ مدارج النبوۃ، قسم سوم، باب نہم، غزوۂ احد.....، ۲/۱۲۳

حضرت عبد اللہ بن جحش کی تلوار جنگ میں ٹوٹ گئی تو حضور ﷺ نے انہیں ایک کھجور کے درخت کی ٹہنی دی پس وہ ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی جیسا کہ جنگ بدر میں جب حضرت عکاشہ کی تلوار ٹوٹ گی تو حضور ﷺ نے انہیں ایک ٹہنی دی تھی جو تلوار بن گئی تھی۔

یہارا برا صحاب ہر یکے را یکتا رہ موئے یاد تارۂ موئے نصیب رسیدہ و موئہاے جانب چپ راہمہ بابو طلحہ انصاری داد(انتھی)۔۳۳

انیسویں دلیل: مبارک ہاتھوں سے مس ہونے والے رومال کی شان

شواہد النبوۃ مصنفہ مولانا جامی قدّس سرّہ السّامی میں ہے: مندیلے کہ بر روئے مبارک وے رسیدہ بودو آتش بر آن کار نہی کرد جماعتے مہمان انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ شد ندبرا اے ایشان طعام آور و چون فارغ شد کنیزکِ خود داآواز داد کہ فلان مندیل را بیار آن کنیزک مندیلے چرکین آور دانس وے راگفت ور تنور آتش برا فروز آتش برا فروزخت پس بغر مودتا آن مندیل را در میان آتش اندا ختند بعد ازان بیرون آور دند چون شیر سفید شدہ بو دہیچ نسوختہ پر سید نداز وے کہ این چسیت فرمود کہ این مندیلے است کہ رسول اللہ ﷺ روئے مبارک خود پاک کر دی ہر گاہ کہ چرکین میشوددر آتش مے اندازیم پاک میشورونمی سوز۔ انتھیٰ(شواہد النبوۃ، ص:۱۸۱)۳۴

جب ممسوسِ دست مبارک(یعنی دست مبارک سے مس ہونے والی شے)کا یہ مر تبہ ا

---

۳۳ نبی کریم ﷺ نے عمر بن عبد اللہ نامی حجام کو بلا کر سر مبارک کے داہنی جانب کے بال مونڈنے کا حکم فرمایااور تمام بال مبارک صحابہ کرام میں تقسیم کر دیئے اور ہر صحابی کے حصّہ میں موئے مبارک آئے پھر بائیں جانب کے بالوں کو حکم فرمایااور وہ حضرت ابو طلحہ کو دیئے۔

مدارج النبوۃ، قسم سوم، ذکر حجۃ الوداع، ج:۲، ص:۳۹۸

۳۴ جس رومال سے آپ ﷺ نے اپنا مبارک منہ صاف کیا، آگ اس کو نہیں جلاپائی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کچھ مہمان آئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے لیے کھانے کا اہتمام کیا، جب وہ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ کنیز کو آواز دی کہ وہ رومال لاؤ! وہ ایک (استعمالی) رومال لے آئی، آپ نے فرمایا کہ تنور گرم کر! اس نے تنور گرم کیا، پھر آپ کے حکم سے رومال اس میں ڈال دیا گیا۔ وہ ایسا سفید نکلا گویا کہ دودھ ہے۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ یہ وہ رومال ہے جس سے رسول اللہ ﷺ اپنے روئے مبارک کو مسح فرمایا کرتے تھے۔ جب یہ میلا ہو جاتا ہے تو اسے ہم یوں صاف کر لیتے ہیں آگ اس پر اثر نہیں کرتی۔

ور عزت و کرامت ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کہ یہ مرتبہ اور عزت و کرامت ہے کہ اس کو دنیا کی آگ میں نہیں جلاتا حرمت و کرامتِ حبیب کی وجہ سے تو موئے مبارک حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا کچھ حرمت و عزت و کرامت نہ ہو گی؟ پس اس کے معظمین (تعظیم کرنے والے) اور متبرکین (برکت لینے والے) جو شوقِ محبتِ حبیب سے اس کی زیارت کرنے والے اور اس کے فیوض و برکات و انوار حاصل کرنے والے اور حق تعالیٰ سے فیض و کرامت اور عزت پانے والے ہیں (یہ لوگ) نار دوزخ سے کیونکر نہ محفوظ رہیں گے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بیسویں دلیل: رسول اللہ علیہ السلام کا اپنے ناخن مبارک تقسیم کرنا ۳۵

نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ناخن مبارک کو ترشوا کر صحابہ کرام کے درمیان تقسیم فرمایا ہے اور یہ تقسیم فرمانا نہیں ہے مگر بوجہِ تبرک کے اور اشارہ ہے طرف محبوب کے، جو محب کو محبوب کی طرف سے عطا ہو، پس اسی طرح موئے مبارک کی تقسیم (کو) سمجھنا چاہیے اور اس کے تبرک ہونے میں کوئی شک وتردد نہ چاہیے والمحروم محروم. (یعنی: اور جو محروم ہے سو وہ محروم ہے)

وبآخر ناخن انگشتان مبارک تا تقلیم کردو آن رانیز برمردان قسمت

---

۳۵ محمد بن عبد اللہ بن زید سے مروی ہے کہ ان کے والد عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور ایک قریشی آدمی منحر کے پاس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھے، دراں حالیکہ آپ قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے، ان کو اور ان کے ساتھی کو کوئی جانور نہیں ملا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سرِ مبارک کا حلق اس طرح کرایا کہ موئے مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں گریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں موئے مبارک عنایت فرمائے اور کچھ موئے مبارک دوسرے لوگوں میں تقسیم فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناخنِ مبارک تراشے، وہ ان کے ساتھی کو دیے۔ راوی فرماتے ہیں: وہ یعنی: موئے مبارک ہمارے پاس ہیں، جو حناء اور کتم (ایک خاص قسم کے پودے کے رنگ) سے رنگین ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل، رقم: ۱۶۴۷۴، ج: ۲۶، ص: ۳۹۵)

کرد هکذا فی المدارج۔۳۶

اُن کے ناخن پر فدا جان کیجئے	اور ہلالِ عید قربان کیجئے

اکیسویں دلیل: بول مبارک پینے سے دردِ شکم ہمیشہ کے لئے دور ہونا

بولِ مبارک (پیشاب مبارک) سرور عالم ﷺ کا پاک اور موجب شفائے ہر بیماری ہے جب بول کہ اخس ترین فضلات ہے اس میں یہ برکات ہیں تو بال مبارک کی کیا کچھ برکات نہ ہوں گے اور کیونکر (اس سے) شفائے باطن نہ ہوگی۔

مدارج میں ہے: قاضی عیاض علیه الرحمة در شفاگفته که به تحقیق رفته اندقومے ازاہل علم بطہارت حدثین از آنحضرتﷺ واین است قول بعضے اصحاب شافعی علیه الرحمة اما بول را مشاهده کرده اندبسیار ے ونوشیده است اور ام ایمن که خدمت میکر و آنحضرتﷺ را آور ده اند که شبہاور تحت سر یر آنحضرت ﷺ قدحی می نہاد که در آن بول میکرد شبے در آن قدح بول کرد ہ بودن چون صبح شد فرمود یا امّ ایمن بریز انچه در آن سفال است پس نیا فتند در آن چیزے گفت ام ایمن واللہ تشنه شدم دخوردم آنراپس خنده کرد آنحضرت وامر نکر و بغسل فم ونہی نکرداز عو د و گفت درد نکند شکم تو ہر گز۔انتہیٰ۳۷

۳۶یعنی، مدارج النبوۃ میں ہے: نبی پاک ﷺ نے اپنے ناخن مبارک ترشوا کر صحابہ میں تقسیم کروادیئے۔ مدارج النبوۃ، قسم سوم، ذکر حجۃ الوداع، ۳۹۸/۲

۳۷یعنی: قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے شفاء شریف میں فرمایا: علماء نبی پاک ﷺ کے بول وبراز کے پاک ہونے کے قائل ہیں، اور بعض شافعی علما کا بھی یہی قول ہے حضرت ام ایمن جو آپ ﷺ کی خادمہ تھیں انہوں نے آپ ﷺ کا بول مبارک پی لیا تھا، منقول ہے رات میں نبی پاک ﷺ کے تخت کے نیچے ایک پیالہ رکھا جاتا تھا کہ رات میں حاجت ہو تو حضور ﷺ اس میں بول فرمالیں۔ ایک رات آپ ﷺ نے اس میں بول فرمایا، صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس تخت کے نیچے ایک پیالہ ہے اسے جا کر کہیں زمین پر ڈال دو، آپ ﷺ نے دیکھا تو اس پیالے میں کچھ نہیں تھا، اس پر ام ایمن رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا: اللہ کی قسم! رات میں جب مجھے پیاس لگی تو میں اسے پی لیا اس پر حضور ﷺ مسکرائے، نہ تو انہیں منہ دھونے کا حکم دیا اور نہ ہی انہیں دوبارہ ایسا کرنے سے منع فرمایا بلکہ ان سے فرمایا کہ اب تمہیں کبھی

بائیسویں دلیل: بول مبارک پینے سے تادمِ مرگ کوئی بیماری نہ ہونا

ایضاً فیه و بارد یگرز نے بود که نام وے برکة بو ونیز خدمت می کرد آنحضرتﷺ را پس بخور د بول راو فرمود آنحضرت ﷺ اصححت یا ام یوسف بیمار نشوی ہر گز پس بیمار نمے شد آن زن ہر گز مگو بہمان بیماری که دران روزاز عالم رفت۔۳۸

تئیسویں دلیل: بول مبارک پینے والے شخص کا اور اس کی نسل کا خوشبودار ہو جانا

دور بعضے روایات آمده است که مردے بول آنحضرتﷺ را خورده بو دپس بوے خوش می وصید ازوے و اولاد وے تا چند پشت۔انتھی ۳۹

چوبیسویں دلیل: صحابہ کرام کا بول مبارک، خون مبارک کو تبرک جاننا

ایضاً و روایت است که مردم تبرک میکر و ندببول ودم آنحضرتﷺ اما بول مذکور شد احادیث آن۔(أیضاً)۴۰

اقول:(میں کہتا ہوں): جس ذات مبارک و مطہر کا بول ودم(یعنی: پیشاب و خون) تبرک ہو اس کے موئے مبارک اور شعر اطہر کا موجب برکت نہ ہونا اس کے کوئی معنی

پیٹ کی بیماری نہیں ہو گی۔مدارج النبوۃ، قسم اوّل، فضائل وکمالات، باب اوّل در بیان حسن خلقت....، ۱/۲۵

۳۸یعنی، اسی شفاء شریف میں ہے: ایک عورت تھی جس کا نام برکہ تھا وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت کیا کرتی تھیں، اس نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بول مبارک پی لیا، اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: اے ام یوسف! تم ہمیشہ کے لیے صحت مند بن گئی ہو ،تم کبھی بیمار نہیں ہو گی پس وہ عورت بقیہ تمام عمر بیمار نہیں ہوئیں، اسے صرف وہ بیماری ہوئی جس میں وہ دنیا سے انتقال کر گئیں۔مدارج النبوۃ، قسم اوّل، فضائل وکمالات، باب اوّل در بیان حسن خلقت۔۔، ۱/۲۵

۳۹مدارج النبوۃ، قسم اوّل، فضائل وکمالات، باب اوّل در بیان حسن خلقت....، ۱/۲۵

یعنی، بعض روایات میں آیا ہے کہ ایک مرد نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بول مبارک پی لیا تو اس کے جسم سے ہمیشہ خوشبو مہکتی رہی حتی کہ اس کی اولاد میں کئی نسلوں تک یہ خوشبو رہی۔

۴۰ایک روایت میں ہے کہ صحابہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بول مبارک اور خون مبارک کو تبرک شمار کرتے تھے جیسا کہ سابقہ احادیث میں بعض صحابہ کے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بول مبارک پینے کا ذکر گزرا۔

نہیں اور جب صحابہ کرام بول ودَم (یعنی: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیشاب اور خون) سے برکت حاصل کریں اور خون و پیشاب کو تبرک گردانیں (سمجھیں) تو ہم متبعین (صحابہ کی اتباع کرنے والے) بدرجہ اولیٰ موئے مبارک کو تبرک گردانا (سمجھنا) چاہیے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

کہ بلاشہ صحابہ کرام کی ذوات ہم سب کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

پچیسویں دلیل: متعدد صحابہ کا خون پینا

ایضاً فیه واما شرب دم نیز مکرر واقع شده است از صحابه خوردن آن۔ انتھیٰ[۴۱]

چھبیسویں دلیل: خون مبارک پینے والے کو بیماریوں، بلاؤں سے محفوظ رہنے کا مژدہ

یکے حجامے حجامت کرد آنحضرت ﷺ را پس بیرون برد خون راو فرد برد اور ادر شکم خود پرسید آنحضرت چه کار کردی خون را گفت بیرون بردم تا پنہان کنم آنرا نخواستم که خون ترابر زمین ریزم پس پنهان کردم آنر ادر شکم خود فرمود به تحقیق حذر کر دی و نگاہد اشتی نفس خود را یعنے از امراض و بلا۔ انتہیٰ۔[۴۲]

---

۴۱ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، فضائل و کمالات، باب اوّل در بیان حسن خلقت....، ۲۶/۱
صحابہ کرام کے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جسم اقدس سے نکلنے والے خون کو پینے کے متعدد واقعات بھی منقول ہیں۔

۴۲ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، فضائل و کمالات، باب اوّل در بیان حسن خلقت...، ۲۵/۱
ایک حجام نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پچھنے لگائے جو خون بھی نکلا وہ اسے پی گیا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس سے دریافت کیا کہ اس خون کا تم نے کیا کیا؟ اس نے کہا: میں اسے چھپانے کے لیے باہر لے گیا، میں نہیں چاہتا تھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا خون زمین پر بہے، پس میں اسے اپنے پیٹ میں چھپالیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: بیشک تم نے اپنی پناہ تلاش کرلی اور اپنے نفس کو محفوظ بنا لیا یعنی تم بلا اور امراض سے بچ گئے۔

اقول: (میں کہتا ہوں) جب خونِ سرور دو عالم ﷺ کا صحابہ کے نزدیک اتنا معظم و مکرم اور متبرک ہے کہ زمین میں ڈالنا اس کا روا نہیں رکھتے ہیں بلکہ اپنے سینے کی تہہ میں رکھتے ہیں اور تبرک جان کر (سمجھ کر) پی جاتے ہیں اور اس (فعل) پر حضور ﷺ تقریر فرماتے ہیں (یعنی: ان کو بر قرار رکھتے ہیں) اور اس سے منع نہیں کرتے بلکہ اس کی برکات کا اس طرح اظہار فرماتے ہیں کہ اس خون کی برکت سے جو تو نے پی لیا ہے اپنی جان کو تمام بلاؤں اور امراض سے محفوظ کر لیا اور تو نے ہوشیاری اور دور اندیشی اور عقلمندی کی کہ میرے خون کی اس قدر عظمت کی اور اس کو تبرک سمجھا تو ہم دور افتادوں ((زمانۂ رسالت مآب) سے بہت دور والوں) کو موئے مبارک کی کس قدر عظمت اور توقیر (کرنی) چاہیے بے حد شادمانی (خوشی) اور شکر کا محل (یعنی: مقام) ہے کہ اس لیے کہ موئے مبارک کی تقسیم گویا ہمارے ہی واسطے فرمائی گئی تھی اور صحابہ کرام کو گویا ہمارے ہی لیے یہ امانت سپرد کی گئی تھی چنانچہ انہوں نے وہ امانت ادا کی اسی طرح تابعین عظام اور اتباع تابعین کرام نے تا ایں (یہاں تک) کہ ہم تک ہماری امانت پہنچ گئی تو ہم اس پر کیوں نہ قربان ہوں اور اس کی تعظیم و توقیر و تکریم کریں اور اپنے سروں پر رکھیں اور اپنا فخر سمجھ کر اس پر ہر وقت نثار ہوں اور اس نشانی سے محبوب اکرم ﷺ کے ہمیشہ فیضیاب اور بہرہ ور ہوں۔

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (۴۰)

(اور جس کے لیے اللہ نور نہ بنائے تو اس کے لیے کوئی نور نہیں۔)

ستائیسویں دلیل: خون مبارک پینے والے کو جنتی ہونے کا مژدہ

وآمدہ است کہ چون مجروح شد آنحضرت ﷺ روز احد یمکید جراحت اور امالک بن سنان پدر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاپاک و سفید ساخت آنرا گفتند بینداز خون راز دہن گفت لا واللہ ہر گز نریزم خون آنحضرت ﷺ را بر خاک پس فرد برد آنرا پس فرمود آنحضرت

ﷺ ہر کہ خواہد کہ بنگر د بمردے از اہل بہش بنگرد و بسوئے این مرد۔ انتہی مافی المدارج۔ ۴۳

اقول: (میں کہتا ہوں) جب خون مبارک کی عظمت ماننے اور (اس سے) اظہار محبت (کرنے پر) وعدۂ بہشت (یعنی: جنت) ہے تو موئے مبارک کی عظمت کرنے والے اور اس کی محبت و حرمت کرنے والے ضرور مبشر بالجنۃ ہیں (یعنی: جنت کی خوشخبری پائیں گے) اور منکرین اس سعادت وبشارت سے محروم ہیں۔

اٹھائیسویں دلیل: خون مبارک پینے والے کو شجاعت وبہادری کا مژدہ

از عبداللہ بن الزبیر آمدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حجامت کرد آنحضرت ﷺ روزے پس داد مراخون راد گفت غائب کن این رادر جائے کہ کس نہ بیند دروپس نوشیدم آنراکہ پوشیدہ تر ازان مکانے نیا فتم پس گفت آنحضرت ﷺ وائے ترا ازمردم دوائے مردم راز تو کنایت کرد از قوت مردانگی وشجاعت و شہامت کہ اورا ازان حاصل شود باعث حرب و قتال بامر دم شددوے رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت نہ کروبہ یزید و اقامت کرد بمکہ شریف و مجتمع شد ندبروے حجاز ویمن و عراق و خراسان و جزآن و کشت اوراحجاج ابن یوسف درامارت عبدالملک بن مروان و بردارکشیدو لہ قصۃ طویلۃ ودر ایتے آمدہ کہ گفت آنحضرت ﷺ مر عبداللہ بن زبیر راوو وقتیکہ فرد برد خوان را۔ لا تمسک النار الا قسم الیمین مساس نہ کند ترا آتش دوزخ مگر برائے سو گند کہ حق جل و علا خوردہ ۔وان منکم الا واردھا الایۃ ودرین احادیث دلالت است برطہارت بول ودم آنحضرت ﷺ

---

۴۳ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، فضائل وکمالات، باب اوّل دربیان حسن خلقت...، ۱/۲۶
منقول ہے کہ جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور زخمی ہوگیا اس سے جو خون بہا اس کو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چوس کر پی لیا اور زخم کو صاف کیا، لوگوں نے ان سے کہا کہ خون اپنے منہ سے نکال دو تو انہوں نے کہا میں آپ ﷺ کے خون کو زمین پر گرنے نہیں دوں گا اور وہ خون آپ نے نگل لیا، اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی جنتی مرد کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے۔

وبرین قیاس سائر فضلات وعینی شارح صحیح بخاری که حنفی مذہب است گفته که ہمیں قائل است امام ابو حنیفه علیه الرحمة وشیخ ابن حجر گفته که دلائل متکاثره ومتظاہره اندبر طہارت فضلات آنحضرت ﷺ دشمار کروه اند آنرا ائمه از خصائص وے۔۴۴

کذا فی المدارج للشیخ الحدیث مولانا عبد الحق الدھلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

انتیسویں دلیل: بالِ مبارک کے نور ہونے کا بیان

احادیث متعددہ بطریق مختلفہ (کئی احادیث مختلف اسناد کے ساتھ) صحاح ستہ میں وارد ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے لیے دعا میں یہ کلمات مبارکہ فرمائے ہیں۔ اللھم اجعلنی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وامامی نورا وخلفی نورا وفی شعری نورا وفی بشری نورا

---

۴۴ مدارج النبوۃ، قسم اوّل، فضائل وکمالات، باب اوّل در بیان حسن خلقت...، ۱/۲۶

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے حجامہ کرایا اور اپنا خون مبارک مجھے دیا اور کہا کہ اسے ایسی جگہ چھپادو کہ کوئی نہ دیکھ سکے! پس میں نے اسے پی لیا کہ اس سے زیادہ پوشیدہ جگہ میں نے نہیں پائی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: وَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِنْكَ۔ وَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ کا معنی شارحین نے یہ بیان کیا کہ تم نے میرا خون پیا ہے تو لوگوں کی طرف سے جو امور مجھے پہنچے ہیں وہ تمہیں بھی پہنچیں گے یعنی: جس طرح مجھ سے لوگوں نے اعراض کیا، مجھے برا بھلا کہا، میری غیبت کی، مجھ سے جنگیں کیں، اسی طرح تمہارے ساتھ بھی ہوگا وَوَيْلٌ لَهُمْ مِنْكَ۔ کا معنی یہ بیان کیا اور لوگوں کو تمہاری سے وہ پہنچے گا جو انہیں میری طرف سے پہنچا یعنی: قوتِ شخصیہ اور شجاعت وبہادری۔ پس اسی کا نتیجہ تھا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے یزید کی بیعت نہیں کی اور مکہ میں قیام پذیر رہے عراق، حجاز، یمن اور خراسان کے لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی، عبد الملک مروان کی حکومت میں حجاج بن یوسف نے انہیں شہید کر دیا اور ان کا واقعہ طویل ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبد اللہ بن زبیر سے اس وقت فرمایا: جب انہوں نے خون مبارک پی لیا تھا کہ تمہیں جہنم کی آگ نہیں جلائے گی سوائے اس قسم کو پورا کرنے کے لیے جسے اللہ تعالی نے بیان کیا ہے: وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو (ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے پیشاب مبارک اور خون مبارک کے پاک ہونے کی دلیل ہے اور اسی قیاس پر تمام فضلات مبارکہ ہیں۔ شارح بخاری علامہ عینی حنفی نے فرمایا: امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ابن حجر بھی اسی کے قائل ہیں اور نبی پاک ﷺ کے فضلات کی طہارت پر کثیر اور واضح دلائل ہیں اور اسے نبی پاک ﷺ کے خصائص میں سے شمار کیا گیا ہے۔

وفی وجھی نورا وفی ایدی نورا وفی رجلی نورا وفی عظمی نورا ومخی نورا وکلی نوراوجزئی نورا۔ ۴۵

پس موئے مبارک کی مبار کی اور اس کا نور اور صاحب نور ہونا اس سے ثابت وظاہر ہے اور ادنیٰ چشم بصیرت والے پر روشن اور باہر (یعنی: ظاہر ہے)۔

وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (۴۰) وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا (۷۲)

(مگر جسے اللہ نور نہ دے اس کے لیے دنیاو آخرت میں کوئی نور نہیں ہے کیونکہ جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے اور، اور بھی زیادہ گمراہ)

تیسویں دلیل: بالِ مبارک کے دنیاو آخرت میں مبارک ہونا

قال اللہ سبحانہ: وَ مِنْ اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ (النحل:۱۶/۸۰)

(اور ان کی اون اور ببری اور بالوں سے کچھ گرستی کا سامان اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک)

جب جانوروں کے بالوں میں منفعت (فائدہ) اوراثاث ومتاع یعنی برخورداری (زندگی میں دنیاوی ساز وسامان سے فائدہ اٹھانا) وانتفاع دینوی نص قطعی سے ثابت ہے تو اشرف المخلوقات کے اشرف اشخاص (انسانوں میں سب سے زیادہ فضیلت والی ذات) کے موئے مبارک سے انتفاع اُخروی (آخرت کا فائدہ) ہونا بعید از عقل سلیم (نہیں) ہے۔

---

۴۵ یعنی: اے اللہ! تو مجھے نور بنادے! میری سماعت میں نور بنادے، میری بصارت میں نور بنادے اور میرے آگے نور بنادے اور میرے پیچھے نور بنادے! اور میرے بالوں کو نور بنادے اور میری کھال کو نور بنادے! اور میرے چہرے میں نور بنادے! اور میرے ہاتھ میں نور بنادے اور میرے پاؤں میں نور بنادے میری ہڈی میں نور بنادے اور ہڈی کے مغز میں نور بنادے! اور میرے کُل میں نور بنادے اور میرے جزء میں نور بنادے۔

کما لا یخفی علیٰ من لہ قلب سلیم و فھم مستقیم۔
(جیسا کہ یہ بات قلب سلیم اور فکر مستقیم رکھنے والے پر مخفی نہیں ہے)

اکتیسویں دلیل: حضرت عیسیٰ کی سواری کے سُم کا متبرک ہونا

نصاری حضرت عیسی علیہ السّلام کے گدھی کے سم (ٹاپ) کے نشان کی تعظیم کرتے ہیں اور حق یہی ہے۔ نیز اپنے نبی معظم کی تعظیم اور محبت کا مقتضی یہی ہے کہ ان کی ہر چیز کی تعظیم اور اس سے محبت ہو اُمت کو، مگر منکرین کو باوجود دعوی امتی ہونے کے محبت اور عظمت کی بو نہیں ہے ورنہ محبوب اکرم ﷺ کے موئے مبارک کی عظمت اور محبت میں کلام نہ کرتے وہ اس باب (تعظیم کے معاملے) میں نصاری سے بھی گئے گذرے ہیں اس لیے کہ گدھے کے سم کے نشان سے حضور ﷺ کے موئے مبارک کو بال برابر بلکہ لاکھوں کروڑواں حصّہ اس کا بھی اگر فرض کرو تو کچھ نسبت نہیں پس ان سے تو اس امر میں نصرانی لاکھ درجہ بہتر ہیں کہ اپنے محبوب کی نشانی کے نشان پر گرویدہ (فدا) ہیں واہ رے ایمان و اسلام فرقہ مارقہ (دین سے خارج ہونے والا فرقہ) کا اسی کا نام دین واسلام ہے تو ایسے اسلام کو دور سے سو سلام ہے۔

بتیسویں دلیل: محبوب کی ہر چیز کا محبوب ہونا

قانون نعت و محبت سے جو واقف اور ماہر ہے اس پر یہ امر آفتاب کی طرح روشن اور ظاہر ہے کہ محبوب کی ہر چیز محبوب ہوا کرتی ہے۔

کوئی شے ہو کہیں ہو اس کی طرف ہو منسوب
ہے برابر وہی طرفین سے نسبت میری

مجنوں کی حکایت مشہور ہے کہ لیلیٰ کی گلی میں ایک کتے کو اس نے ایک دن دیکھا تھا جب اس کو جنگل میں وہ مل گیا تو پیار کیا اس کو گلے سے لگایا اس کے ہاتھ پاؤں چومے اس کے لیے دامن بچھا دیا اس پر اس کو بٹھایا جب ناواقفینِ قانون الفت (قانونِ محبت سے ناواقف لوگوں) نے اس پر طعنہ کیا تو اس کے جواب میں یہی قانون الفت کا دفعہ (قاعدہ) پڑھ سنایا۔

مواہب لدنیہ میں ہے، اشعار:

رای المجنون فی البیداء کلبا فجرّ الیه للاحسان ذیلا

مجنون نے جنگل میں ایک کتا دیکھا تو اس پر احسان کرنے کے لیے وہ اپنا دامن گھسیٹتا ہوا اس کی طرف گیا۔

فلاموہ علی ما کان منه وقالوا لم منحت الکبنیلا

پس اس کے اس عمل پر لوگوں نے اسے ملامت کی اور کہا تم کتے کے ساتھ بھلائی کر رہے ہو

فقال دعوا الملام فان عینی راته مرة فی حی لیلی

تو وہ بولا مجھے ملامت نہ کرو میری آنکھوں نے اسے ایک مرتبہ لیلیٰ کی گلی میں دیکھا تھا۔

تینتیسویں دلیل:

حضور کا سراپا نور ہونا

قال اللہ سبحانه مثل نورہ کمشکوۃ الی قوله تعالیٰ نور علی نور یهدی اللہ لنورہ من یشاءدر روح الارواح آور ده که این نور محمدی است کذافی التفسیر الحسینی (مکمل آیت بمع ترجمہ ملاحظہ کریں: مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّ لَا غَرْبِیَّةٍۙ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُؕ

اس (اللہ) کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ پورب (مشرق) کا نہ پچھم (مغرب) کا قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ (النور:۲۴/۳۵)

اس آیت مبارکہ کے متعلق "روح الارواح" میں ہے کہ آیت میں مذکور نور سے مراد محمد ﷺ ہیں، اسی طرح تفسیر حسینی میں ہے۔

اس آیت سے آنحضرت ﷺ کا سراپا نور ہونا ثابت ہے اور نیز حدیث صحاح سے جو سابقہ دلیل (۲۹) میں گذر چکی ہر ہر جزو اور کل کا نور ہونا ظاہراً و باطناً ثابت اور نیز نور آنحضرت ﷺ کے اسمائے مبارک میں سے ہے۔ کمافی الشفاء والمواھب و المدارج و سیرۃ الشامی والحلبی وغیرھا وھو متفق علیہ ۴۶

اور نیز نص قرآن سے ثابت ہے: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ (المائدۃ: ۱۵/۵) (بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب)

فالنور ھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم والکتاب القران الکریم۔ (پس وہ نور محمد ﷺ ہیں اور کتاب سے مراد قرآن پاک ہے)

پس موئے مبارک کے مُنَوَّر اور مُنَوِّر (روشن ہونے اور روشن کرنے والے) ہونے میں شبہ نہ رہا خواہ سر مبارک کے ہوں یا لحیہ مبارکہ (داڑھی مبارکہ) کے اور جب ان کا مُنَوَّر (روشن ہونا) اور مُنَوِّر (روشن کرنے والا) ہونا بوجہ نورِ ذات یا نورِ صفات کے مبرہن (بالدلائل ثابت) ہوا تو ان کے برکات وانوار میں شک نہ رہا اور یہ امر بدیہی (بالکل واضح و ظاہر) ہے کہ نور کے سامنے جو ہوگا اس کی روشنی بالضرور اس پر پڑے گی خواہ اس کو اس کا ادراک (علم) ہو یا نہ ہو۔ پس موئے مبارک کے انوار وفیضان کا ہونا اور اس سے انتفاع محبین ومعظمین کے واسطے متعین اور مبرہن ہوگیا نقلا و عقلا۔ ولیس وراء العبادان قریۃ ومن کان فی ھذا اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمی۔ ۴۷

---

۴۶ الشفاء، القسم الاوّل، الباب الثالث، الفصل الرابع عشر فی تشریف اللہ لہ... ۱/۴۶۱

یعنی: جیسا کہ شفاء شریف، مواہب اللدنیہ، مدارج النبوۃ، سیرتِ شامی، سیرتِ حلبی میں ہے اور یہ متفق علیہ ہے۔

۴۷ اور "عبادان" نامی بستی سے آگے کوئی بستی نہیں۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔

چونتیسویں دلیل: حضور کے سراپا کا آفتاب حقیقت ہونا

قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالی نے فرمایا) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۞ ۴۸

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

"سراج" کے معنی چراغ کے مشہور ہیں اور ایک معنی سراج کے آفتاب کے بھی ہیں اور قرآن میں بھیسراجکا اطلاق سورج پر وارد ہے ۔(**وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا**) اور (بنایا) سورج کو چراغ)

پس سراپائے رسول اکرم ﷺ کا آفتاب حقیقت ہونا نص قطعی سے ثابت اور موئے مبارک کا جزو بدن ہونا محتاجِ دلیل نہیں اگرچہ جزو زوائد ہے مثل ناخن قدر مقطوع و مقلوم کے (یعنی: کٹے ہوئے ناخن کی طرح ایک زائد جسم کا حصّہ ہے) مگر قبل قلم ہونے (یعنی: کٹنے سے پہلے) اس کا اتصال آفتاب کمال سے یقیناً اس کے جمال و جلال اور عظمت اور شوکت اور ابہت (چمک دمک) کا باعث (سبب) اور کیسا باعث اور بعد انفصال (جسم اقدس سے جدا ہونے کے بعد) اس کا تبرک ہونا اور اس کے برکات کا صحابہ پر فائض (فیضان) ہونا اور خود حبیب (ﷺ) سے اس کی تقسیم کا وقوع (واقع ہونا) برہان قاطع (قطعی دلیل) اور دلیل ساطع (روشن دلیل) ہے اس کے سطوع انوار (چمکدار انوار) اور برکات و فیضان پر ورنہ تقسیم کا فائدہ؟ اور صحابہ پر وقوع انواع فیضان و برکات کا عائدہ (اور صحابہ کرام کو قسم قسم کے فیوض و برکات کا ملنا) معاذ اللہ کیا فسانہ عجائب (عجیب و غریب باتوں کی ہانی) یا داستانِ امیر حمزہ اور عمرو عیار کا قصہ اور شیخ چلی کی حکایت ہے استغفر اللہ (میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں) اور جب ایسا

---

۴۸ الاحزاب: ۳۳/۴۵-۴۶

نہیں تو پھر خفاشان منکرین (بال مبارک کی فضیلت کے منکر چمگادڑ) کیوں اس آفتاب سے آنکھیں چراتے ہیں اور موئے مبارک کے مشتاقوں کو منہ چڑاتے ہیں شرم نہیں آتی کہ اس کا انکار کریں جس کے انوار وبرکات کے اثبات پر اتنی ادلّہ قاہرہ (غالب مضبوط دلائل) اور براہین روشن و باہرہ آیات و احادیث اور دلائل عقلیہ قائم ہوں اس کا انکار آفتاب کا انکار اور اس کی تعظیم و اکرام کو بت پرستی سمجھنا اور کہنا یقیناً موجب (سببِ) لعنت و پھٹکار ہے کہ صحابہ کرام و تابعین عظام و سلاسل اولیاء و مشائخ و علمائے دین الیٰ یومنا ھذا پر جو سلسلہ نقل میں داخل و شامل ہیں طعن کی بوچھاڑ ہے بلکہ نعوذباللہ (ہم اللہ سے معافی مانگتے ہیں) خود شارع صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ پر وارد ہے۔

پینتیسویں دلیل: آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

یہ ادلہ جو میں نے یہاں تک مختصر ذکر کئے ہیں منکرین پر حجت کے لیے ہیں جو نور باطن کی درخشانی (چمک دمک) سے ہنوز (اب تک) بہرہ ور (فیض یاب) نہیں اور جن کو حق تعالیٰ نے نور ادراک باطن (باطن کی سمجھ بوجھ کی روشنی) کا ذرّہ عطا فرمایا ہے ان کے واسطے دلائل کی کچھ ضرورت نہیں۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب گر دلیلت باید ازوی رومتاب ۴۹

باطن کے چمکارہ والے کے واسطے (جس کا دل روشن ہو) صرف زیارت موئے مبارک بس (کافی) ہے کہ وہ اپنی دلیل آپ ہی ہیں بلکہ اس کے واسطے یہ دلائل و حجج ایسے ہیں جیسے آفتاب کو روز روشن میں چراغ سے ڈھونڈھنا۔

زہے نادان کہ اور خورشید تابان بنور شمع جوید در بیابان ۵۰

منکرین کے شبہ کی تقریر روشن اور اس کا جواب دنداں شکن

---

۴۹ سورج کا آنا ہی اس کے آنے کی دلیل ہے۔ اگر تجھے دلیل چاہیے تو اس سے منہ نہ موڑ۔

۵۰ جو صحراء میں سورج کے ہوتے موم بتی تلاش کرتا ہے وہ نادان ہے۔

منکروں میں جو پھاجل (فاضل بمعنی عالم) رشید (ہوشیار) کہلاتے ہیں اور یہ لوگ جن کو بشیر و نذیر بناتے ہیں جن کو اشرفی بیگم اور منور محل (یعنی: بہت خوبصورت اور دیگر سے ممتاز) ہونے کا دعویٰ جن کو واحدیت کا ادعا (دعوی) جن کی تحریر کار بنام کا عرب جن کی تقریر کا فضل جعفر کی زٹل ۵۱ اس طرح عوام الناس کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہیں کہ میاں اس کی سند (دلیل) کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے موئے مبارک ہیں یا یہ حضور (ﷺ) کا جبہ اور قدم شریف ہے اور بالفرض اگر واقعی ہوں تو اس کی زیارت سے نفع کیا جب ابی بن مسلول کو حضور (ﷺ) نے خود اپنا جبہ پہنایا یا اس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور کچھ کام نہ آیا اور دوزخ سے نہ بچایا تو موئے مبارک یا جبہ و قدم شریف کے نقشہ کی زیارت سے کیا امید نفع اس میں کیا دھرا (رکھا) ہے جس سے آخرت کا بھلا ہے یہ سانگ (تماشا) بدعتوں کا نکالا ہے ایسی زیارت کرنے والوں کا آخرت میں منہ کالا ہے۔ اللہ رے دریدہ دہنی عقل و انصاف کی بیخ کنی (جڑ سے اکھاڑنا)! مومنین محبین کے حال کو اپنے قیاس سے منافقین کے حال پر قیاس مع الفارق ۵۲ کا ذکر کیا سند (دلیل) کی یہاں تک خبر نہیں کہ اپنے باپ کے پہچاننے کا مبتدا کیا اور منتہیٰ کیا؟ اس موضوع کا محمول مہمل یا موضوع شہرت یا تواتر سے باپ کی خبر کہ یہ ہمارا باپ ہے مُسلَّم لیکن موئے مبارک یا جبّہ شریف یا قدم شریف

---

۵۱ جعفر زٹلی ۱۶۵۸ء - ۱۷۱۳ء میں دہلی کے گاؤں نرنیال موجودہ ہریانہ میں پیدا ہوئے۔ اصل نام محمد جعفر تھا "زٹلی" تخلص رکھا "زٹلی" کے لغوی معنی بے ربط گفتگو کرنے والا ہے۔ سید گھرانے میں پیدا ہوئے زیادہ تر زندگی کا حصہ دہلی کے آس پاس میں گزرا۔ زٹلی نے لکھنے کا آغاز مغل بادشاہ اورنگزیب دور میں کیا اور اورنگ زیب پر بہت زیادہ تنقید کے ساتھ ساتھ انہوں نے اورنگ زیب کی انتظامی صلاحیتوں کی تعریف بھی کی ہے۔ اورنگ زیب کے بعد کا دور مغلیہ سلطنت کے زوال کا دور تھا یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی شاعری میں مغلیہ دور حکومت پر بہت زیادہ تنقید کی۔ مغلیہ دور کے معاشی اور سیاسی حالات اور بادشاہ وقت کے خلاف اپنی آواز شاعری کے ذریعے بلند کی یہاں تک کہ بادشاہ وقت کے خلاف احتجاج کے وقت بھی انتہائی غصے کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کیا جس کی وجہ سے انھیں مغل شہنشاہ فرخ سیر نے پھانسی کی سزا سنائی جس پر ۱۷۱۳ء میں عمل درآمد کیا گیا۔

۵۲ قیاس میں مقیس و مقیس علیہ کے درمیان علت مشترکہ نہ ہو تو اسے قیاس مع الفارق کہتے ہیں۔

کی خبر غیر مُسلّم تمہارے باپ کی سند میں صحابہ کرام نہیں تابعین نہیں علماء نہیں مشائخ نہیں اولیاء نہیں اور موئے مبارک وغیرہ آثار شریفہ کی سند میں صحابہ و تابعین ومشائخ عظام واولیا اور علمائے دین ہیں پھر وہ مسلّم یہ غیر مسلّم کیوں بوجہ لانسلم لانسلم (ہم نہیں مانتے ، ہم نہیں مانتے) دوسرے ملوک خالیہ (سابقہ زمانوں میں گزرے بادشاہ) اور بلدان نائیہ (دور دراز کے شہروں) کا علم ہے یا جہل بر تقدیرِ اوّل وہی علم یہاں اور بر تقریر ثانی وہی لانسلم تیسرے احادیث کی سند مستند یا غیر مستند اگر مستند تو وہی استناد یہاں اور اگر غیر مستند تو تم عامل بالحدیث کیسے ؟

چوتھے ان سب سے قطع نظر قرآن کریم و رسالت کو فرمائیے اپنا ایمان بتائیے اس کی سند کیا؟ وہی شہرت و تواتر ، یا خیالی رام وذاکر پرشاد کی سی۔(یعنی: قرآن وحدیث پر تم ایمان رکھتے ہو تو قرآن کا کلام الٰہی ہونا تواتر سے اور حدیث کا قول رسول ﷺ ہونا تواتر یا شہرت وغیرہ سے ثابت ہے، نیز اسی طرح کا ثبوت کبھی تواتر، کبھی شہرت ان تبرکات کے حوالے سے ہے تو تم انہیں کیوں تسلیم نہیں کرتے ؟ہندوؤں کے فرضی خداؤں کی طرح (معاذ اللہ) تم ان سب کو بھی فرضی سمجھتے ہو) تو فضیلت کا شملہ بقدر علم ۵۳ تمہارے سر مبارک پر ہے ہر شے کی انتہاء اس کی ضد سے ہوتی ہے تمہاری دینداری کی انتہاء نے تم کو بے دینی تک پہنچادیا۔

ولجدت حتی کدت تبخل حائلا للمنتھی ومن السرو ربکاء ۵۴

شبہ کی دوسری تقریر اوراس کے جواب کی تحریر

ان میں جو بڑے بھگت (مذہبی ناٹک کرنے والے) اور اشرف گوّیا (اعلیٰ درجے کے میراثی و گلوکار) ہیں ان کی یہ بڑ (لفّاظی) ہے کہ نماز نہیں روزہ نہیں ضروریات و واجبات و فرائض نہیں مگر زیارت پر مرتے ہیں اور موئے مبارک کے نام سے زیارت کرتے ہیں جب

---

۵۳ ایک محاورہ ہے یعنی: بندہ جتنا بڑا عالم ہوتا اتنا ہی بڑا اس کے عمامے کا شملہ ہوتا ہے۔

۵۴ یعنی: اور تم نے سخاوت کی انتہاء کردی جس کی وجہ سے تم تم کنجوس وبخیل ہوگئے اور جب خوشی انتہاء کو پہنچتی ہے تو انسان روتا ہے۔

تارک واجب و فرض ہیں تو اس زیارت سے ان کی مغفرت کی کیا امید؟ فرائض جواہر (اصل) نوافل اعراض (ثانوی حیثیت کے) ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عامہ مومنین محبین پر محض افتراء اور بہتان اور ان کی غیبت ہے جس کی حرمت نصوص قطعیہ سے ثابت ہے **اولاً** عموماً یہ گمان کہ وہ تارک فرائض و واجبات ہیں کسی طرح صحیح نہیں **ثانیاً** بالفرض بعض زائرین اگر ایسے ہیں تو غایت اس کی نہیں ہیں مگر یہ کہ وہ مرتکب کبائر ہیں پھر انقطاع امید مغفرت ان سے محض بدلیل بلکہ خروج عن سواء السبیل (سیدھے راستے سے نکل جانا ہے) ہے جب حق تعالیٰ فرمائے: (**قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا**) (الزمر: ۵۳/۳۹)

تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ (**الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ**) پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا (اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا۔)

اور حضور اکرم ﷺ فرمائیں: **شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔** ۵۵

یعنی: میری شفاعت میری امت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

تو پھر مرتکب کبائر سے انقطاعِ امیدِ مغفرت کیسی سمجھی جائے منکرین شفاعت سے البتہ انقطاع امید مغفرت ہو تو ہو (کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمانوں کی معاف کیے جانے کی امید کیسے ختم ہو سکتی ہے۔ ہاں جو شفاعت کا منکر ہے اس کی مغفرت نہ کیے جانے کی امید کی جائے تو بھلے کی جائے)

ثالثاً مدار اصل نجات و مغفرت کا نفس ایمان پر ہے نہ اتیان جملہ فرائض و واجبات پر

۵۵ سنن الترمذی، ابواب صفة القیامة، باماجاءفی الشفاعة، رقم: ۲۴۳۵، ۶۲۵/۴

جیسا کہ اہل سنت وجماعت کا اس امر پر اجماع ہے پس یہ عدم امید مغفرت کب قابل اِصغاء و لائق سماع ہے۔ ۵۶

رابعاً احادیث صحاح میں وارد ہے کہ حضور ﷺ نے اس شخص کی نسبت فرمایا تھا کہ اس نے ایک وقت کی نماز نہ پڑھی اور جنت میں چلا گیا جس نے ایمان لاتے ہی جہاد میں شہادت پائی۔ ۵۷ اس سے معلوم ہوا کہ نماز وروزہ شرط دخول جنت ومغفرت نہیں۔

خامساً جس نے حضور (ﷺ) سے پوچھا: متی الساعة یا رسول اللہ ﷺ؟ (یا

---

۵۶ آخرت میں نجات پانے، بخشے جانے کا اصل میں دارومدار بندے کے مسلمان ہونے پر ہے، اس کا دارومدار فرائض و واجبات کی ادائیگی پر نہیں کہ جو ان کو ادانہ کرے اصلاً اس کی مغفرت ہی نہ ہو اور یہی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔ پس کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمان کے بارے میں بھی یہ امید رکھنا کہ اس کی مغفرت نہیں ہوگی یہ کب لائق توجہ ہے، یہ بات کب سننے کے لائق ہے۔

۵۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے پوچھا کہ ایک ایسے آدمی کے متعلق بتاؤ جو جنت میں داخل ہوگا حالانکہ اس نے نماز بھی نہیں پڑھی لوگ اسے شناخت نہ کرسکے تو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اصیرم جس کا تعلق بنو عبدالاشہل سے تھا اور اس کا نام عمرو بن ثابت بن وقش تھا حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اصیرم کا کیا واقعہ ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنی قوم کے سامنے اسلام لانے سے انکار کرتا تھا غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جبلِ احد کی طرف ہوئے تو اسے اسلام کی طرف رغبت ہوئی اور اس نے اسلام قبول کرلیا پھر تلوار پکڑی اور روانہ ہوگیا۔ وہ لوگوں کے پاس پہنچا اور لوگوں کی صف میں گھس گیا اور اس بے جگری سے لڑا کہ بالآخر زخمی ہوکر گر پڑا بنو عبدالاشہل کے لوگ جب اپنے مقتولوں کو تلاش کررہے تھے تو انہیں میدانِ جنگ میں وہ بھی پڑا نظر آیا وہ کہنے لگے کہ واللہ یہ تو اصیرم ہے لیکن یہ یہاں کیسے آیا؟ اپنی قوم کا دفاع کرنے کے لئے یا اسلام کی کشش کی وجہ سے؟ اس نے کہا اسلام کی کشش کی وجہ سے؟ اس نے کہا کہ اسلام کی کشش کی وجہ سے میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آیا اور میں مسلمان ہوگیا پھر اپنی تلوار پکڑی اور روانہ ہوگیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شرکت کی اب جو مجھے زخم لگنے تھے وہ لگ گئے تھوڑی دیر میں وہ ان کے ہاتھوں میں دم توڑ گیا لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟)اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما اعددت لھا؟ (تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟)جب اس نے کہا: ما اعددت کثیر صلوۃ و صیام ولکن احب اللہ و رسولہ(میں بہت سی نمازوں اور روزوں کو تیار نہیں کیا لیکن میں اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں)اس کے جواب میں حضور ﷺ نے انت مع احببت فرمایا(تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت کرتا ہے۔)اور دوسری حدیث میں عموماً المرء مع من احب(آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہو گا۔)۵۸وارد ہے، اس سے معلوم ہوا کہ مغفرت و نجات کا دار و مدار اللہ و رسول کی محبت پر ہے۔نہ کثرت صلوٰۃ و صیام و غیر ہما پر۔ **سادساً** اصل ایمان اور حقیقت ایقان(یقین)محبت اللہ و محبت رسول اللہ ہے اور اس میں شک نہیں کہ زائر بمقتضائے محبت حضرت رسول اکرم ﷺ زیارت کا مشتاق ہوتا ہے پس اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار ہو یہ اشتیاق و زیارت اس کے حقیقی ایمان کی دلیل کامل ہے پس حقیقی ایمان والے سے انقطاع امید مغفرت کا سمجھنا جہالت محض ہے۔

سابعاً ان تقریروں میں موئے مبارک کی تنقیص اور تحقیر ہے اور حضور اکرم ﷺ کی کسی چیز کی تنقیص موجب خروج ایمان و اسلام ہے جیسا کہ واقع ہے طائفہ مارقہ سفہاء الاحلام(اس فرقہ سے جو دین سے خارج اور بے وقوف ہے) سے وسیأتی تحقیقه فی آخر الکلام ان شاء اللہ العزیز العلام هذه کان جملاً معترضة فلنرجع الی ما کنّا فیه من ایراد الدلائل علی الفضائل۔۵۹

چھتیسویں دلیل: پسینۂ مبارک کا متبرک ہونا

شفا میں ہے: وَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فی دار أنس علی نطع فَعَرِقَ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ

۵۸ سنن الترمذی، ابواب صفة القیامة، باما جاء فی الشفاعة، رقم:۲۳۸۶،ج:۴،ص:۵۹۵

۵۹ اور کلام کے آخر میں ان شاء اللہ اس کی تحقیق آئے گی یہ جملہ معترضہ تھا پس اب ہمیں جس مسئلے سے متعلق ہم بات کر رہے ہیں اس کی طرف یعنی موئے مبارک کے فضائل کو بیان کرنے کی طرف لوٹنا چاہیے۔

بِقَارُورَةٍ تَجْمَعُ فِيهَا عَرَقَهُ، فَسَأَلَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ من أطيب الطيب. انتهى ٦٠

وتقرير التقريب مامر غير مرة۔ ٦١

سینتیسویں دلیل: خون مبارک پینے والے کو جہنم سے برأت کا مژدہ

نیز شفا میں ہے: وَمِنْهُ شُرْبُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ دَمَهُ، يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَصُّهُ إِيَّاهُ، وَتَسْوِيغُهُ صلى الله عليه وسلم ذَلِكَ لَهُ وَقَوْلُهُ لَهُ: لَنْ تُصِيبَهُ النَّارُ۔ ٦٢

اڑتیسویں دلیل: خون مبارک کی برکت سے دلیر وبہادر ہو جانا

نیز اسی میں ہے: وَمِثْلُهُ شُرْبُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ دَمَ حِجَامَتِهِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِنْكَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ۔ ٦٣

---

٦٠ اور رسول اللہ ﷺ حضرت انس کے گھر میں چمڑے کے ایک بستر پر سو گئے پس ان کی والدہ ایک بوتل لے کر آئیں اور اس میں آپ ﷺ کا پسینہ جمع کرنے لگیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس بارے میں پوچھا، تو انہوں نے عرض کیا: ہم اسے اپنی خوشبو میں ڈالیں گے اور یہ ہماری خوشبوؤں میں سب سے بہترین خوشبو ہے۔)
الشفا بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، الباب الثاني في تكميل الله تعالي لهالمحاسن... ، الفصل الثانی: وأمّا نظافة جسمه، ١/ ٦٣

٦١ یہ حدیث پاک دلیل کس طرح سے بنے گی اس کی تقریر ایک سے زائد بار گزر چکی۔

٦٢ الشفا بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، الباب الثاني في تكميل الله تعالي لهالمحاسن... ،الفصل الثانی: وأمّا نظافة جسمه، ١/ ٦٤
اور اسی میں سے ایک واقعہ غزوۂ احد کے موقع پر حضرت مالک بن سنان کا آپ ﷺ کے زخم سے نکلنے والے خون کو پینا اور اسکو چوسنا ہے اور نبی پاک ﷺ نے آپ کے اس عمل بر قرار رکھا اور ان کو فرمایا: تمہیں ہر گز جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی
۔

٦٣ الشفا بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، الباب الثاني في تكميل الله تعالي لهالمحاسن... ،الفصل الثانی: وأمّا نظافة جسمه، ١/ ٦٤
اور اسی کی مثل حضرت عبد اللہ بن زبیر کا واقعہ ہے کہ آپ ﷺ کے حجامہ کرانے کے بعد نکلنے والے خون کا آپ نے پی لیا

انتالیسویں دلیل:

بول مبارک پینے والی کو بھی دردِ شکم نہ ہونا

نیز اسی میں ہے: وَقَدْ رُوِیَ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا عَنْهُ فِی امْرَأَةٍ شَرِبَتْ بَوْلَهُ فَقَالَ لَهَا لَنْ تَشْتَکِی وَجَعَ بَطْنِكِ أَبَدًا، وَلَمْ يَأْمُرْ وَاحِدًا مِنْهُمْ بِغَسْلِ فَمٍ وَلَا نَهَاهُ عَنْ عَوْدَةٍ. وَحَدِيثُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِي شَرِبَتْ بَوْلَهُ صَحِيحٌ أَلْزَمَ الدَّارَقُطْنِيُّ مسلما وَالْبُخَارِيُّ إِخْرَاجَهُ فِي الصَّحِيحِ، وَاسْمُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ بَرَكَةُ وَاخْتُلِفَ فِي نَسَبِهَا وَقِيلَ هِيَ أُمُّ أَيْمَنَ وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَتْ وَكَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يُوضَعُ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ مِنَ اللَّيْلِ فَبَالَ فِيهِ لَيْلَةً ثُمَّ افْتَقَدَهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَسَأَلَ بَرَكَةَ عَنْهُ فَقَالَتْ قُمْتُ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُهُ وَأَنَا لَا أَعْلَمُ۔ [۶۴]

تھا، نبی پاک ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: وَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ اس کا معنی شارحین نے یہ بیان کیا کہ تم نے میرا خون پیا ہے تو لوگوں کی طرف سے جو امور مجھے پہنچے ہیں وہ تمہیں بھی پہنچیں گے یعنی: جس طرح مجھ سے لوگوں نے اعراض کیا، مجھے برا بھلا کہا، میری غیبت کی، مجھ سے جنگیں کیں، اسی طرح تمہارے ساتھ بھی ہو گا۔ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِنْكَ۔ اور لوگوں کو تمہاری سے وہ پہنچے گا جو انہیں میری طرف سے پہنچا یعنی: قوتِ شخصیہ اور شجاعت وبہادری۔

۶۴ الشفا بتعریف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، الباب الثاني في تكميل الله تعالي لها المحاسن... ،الفصل الثاني: وأمّا نظافة جسمه، ۱/ ۶۵

اسی طرح ایک عورت کے بارے میں مروی ہے کہ اس نے حضور ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: لَنْ تَشْتَکِي وَجَعَ بَطْنِكِ أَبَدًا یعنی: کبھی تجھ کو پیٹ کی بیماری نہ ہو گی اور ان میں سے کسی کو بھی حضور ﷺ نے منہ دھونے کا حکم نہ فرمایا نہ دوبارہ ایسا کرنے سے منع فرمایا اور وہ حدیث جس میں عورت نے حضور ﷺ کا بول مبارک پی لیا تھا، صحیح ہے۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے صحیح ہونے، بخاری و مسلم کی شرائط پر ہونے کے باوجود ان حضرات کو اس حدیث کو اپنی صحیح میں ذکر نہ کرنے پر تنقید کی ہے۔ اور اس عورت کا نام "برکۃ" ہے اس کے نسب میں اختلاف ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ عورت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا ہیں جو حضور ﷺ کی خدمت کرتی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کا لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو چارپائی کے نیچے رکھا تھا اور حضور ﷺ رات کو اس میں بول مبارک کیا کرتے تھے۔ پس

چالیسویں دلیل: صحابۂ کرام کا حضور کی تعظیم کے انداز

اسی شفاء قاضی عیاض میں ہے: فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ ﷺ واجلالہ و توقیرہ (الی قولہ) وَقَالَ عروۃ بن مَسْعُودٍ حِینَوَجَّهَتْهُ قُرَيْشٌ عام القَضِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللہ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى من تَعْظِيم أَصْحابِهِ لَهُ مَا رَأَى وَأَنَّهُ لَا يَتَوَضَّأ إلا ابتدروا وضوئه وكادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ وَلَا يَبْصُقُ بُصَاقًا وَلَا يتخم نُخَامَةً إِلَّا تَلَقَّوْهَا بِأَكُفِّهِمْ فَدَلَكُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَجْسَادَهُمْ وَلَا تَسْقُطُ مِنْهُ شَعَرَةٌ إِلَّا ابْتَدَرُوهَا وَإِذَا أَمَرَهُمْ بِأَمْرٍ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْواتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إليه النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنِّي جئت كِسْرَى فِي مُلْكِهِ وَقَيْصَرَ فِي مُلْكِهِ وَالنَّجَاشِيَّ فِي مُلْكِهِ وَإِنِّي واللہ مَا رَأَيْتُ مَلِكًا فِي قَوْمٍ قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ فِي أَصْحَابِهِ، وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يعظم محمد أَصْحَابُهُ[۶۵].

ایک رات حضور ﷺ نے اس میں بول مبارک کیا۔ پھر (صبح کو) پیالہ دیکھا تو اس میں کچھ نہ پایا۔ حضور ﷺ نے برکتہ سے اس بارے میں دریافت فرمایا۔ تو برکتہ نے عرض کیا: میں رات کو اٹھی تو پیاس لگ رہی تھی میں نے اس کو لاعلمی میں پی لیا۔

۶۵ الشفا بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثاني في تكميل الله تعالي لها لمحاسن... ،الفصل الثانی: وأمّا نظافة جسمه، ۲/ ۳۷

یہ فصل صحابۂ کرام کے نبی ﷺ کی تعظیم و توقیر کرنے کے بارے میں ہے۔۔۔۔ الی قول القاضی: عروہ بن مسعود نے بیان کیا کہ جب قریش نے مجھے صلح حدیبیہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تو انہوں نے صحابۂ کرام کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کی تعظیم کرتے تھے، انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ وضو کرتے تو ایسا معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے وضو کے پانی پر لڑائی ہو جائے گی (یعنی ہر شخص اس پانی کو لینے کی کوشش کرتا تھا) رسول اللہ ﷺ بلغم نکالتے یا ناک سنکتے تو آپ ﷺ کے اصحاب اسے اپنے ہاتھوں پر لے لیتے اور اسے اپنے چہرہ اور بدن پر مل لیتے۔ اور اگر آپ ﷺ کا کوئی بال گرنے لگتا تو اسے اپنے ہاتھوں میں لینے کے لیے جلدی کرتے اور جب آپ ﷺ انہیں کسی کام کا حکم دیتے تو وہ اس کی بجا آوری میں جلدی کرتے، جب آپ ﷺ گفتگو کرتے تو سب آپ کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست کر لیتے۔ صحابۂ کرام کا آپ ﷺ کی تعظیم میں یہ حال تھا کہ وہ آپ ﷺ کو نظر بھر کر نہیں دیکھتے تھے۔ جب عروہ قریش کے پاس پلٹ کر گئے تو ان سے کہا: اے گروہِ قریش! میں قیصر کے دربار میں گیا ہوں، میں کسریٰ کے دربار میں گیا ہوں، اور میں نجاشی کے دربار میں گیا ہوں،

اقول: وھذا الحدیث رواہ اصحاب السنن والصحاح وھو متفق علی صحتہ وفیہ نص علی تعظیم الاصحاب شعرہ علیہ الصلوۃ والسلام وانہ کان ذلک عادۃ لھم فمن لم یعظم شعر النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا لطائفۃ الوھابیۃ المارقۃ من الدین وھم یدعون انھم عاملون بالحدیث فقد خالف طریق الصحابۃ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم وخالف طریق اھل السنۃ والجماعۃ کافۃ ولہ اسوۃ سؤ ۃ فی النجدیۃ المحقرۃ لشان خاتم النبیین علیہ صلوات رب العالمین۔٦٦

اکتالیسویں دلیل: بالِ مبارک کو صحابہ کرام کا ہاتھوں ہاتھ لینا

اسی شفاء قاضی عیاض میں ہے: وَعَنْ أَنَسٍ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللہ ﷺ والحلاق يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أصحابه فما يريدون أَنْ تَقَعَ شَعَرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ ٦٧

لیکن اللہ کی قسم میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کے ساتھی اُس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے اصحاب ان ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔

٦٦ میں کہتا ہوں: اس حدیث پاک کو اصحابِ سنن اور اصحابِ صحاح نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے، اس حدیث میں تصریح ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے مبارک بالوں کی تعظیم کیا کرتے تھے اور یہ عمل ان کی عادت تھا پس جو شخص نبی ﷺ کے موئے مبارک کی تعظیم نہیں کرتا جیسا کہ فرقہ وھابیہ جو کہ دین سے خارج ہے اور دعوی اس بات کا کرتے ہیں کہ عامل بالحدیث ہیں بلاشبہ وہ صحابہ کرام کے طریقے کی مخالفت کرنے والے ہیں جمیع اہل سنت والجماعت کی مخالفت کرنے والے ہیں اور اس حوالے سے نجدیوں کا طرزِ عمل بہت زیادہ برا ہے یہ خاتم النبیین ﷺ کی شان کی (معاذ اللہ) تحقیر کرنے والے ہیں۔

٦٧ (الشفا بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث في تعظيم أمره.. ،فصل فی عادة الصحابة فی تعظیمه صلی اللہ علیہ وسلم ..،٢/ ٣٩

حضرت انس بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا حجام آپ ﷺ کا سر مبارک مونڈ رہا تھا اور صحابہ کرام آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے اور وہ یہی چاہتے تھے کہ آپ کے بال مبارک کسی نہ کسی شخص کے ہاتھ پر آئیں، زمین پر نہ آئیں۔

وھو ایضاً صریح فی تعظیم الصحابۃ شعر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ۶۸

بیالیسویں دلیل: حضور کی تعظیم اب بھی یونہی لازم جیسے ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھی

اسی شفاء قاضی عیاض میں ہے: وَاعۡلَمۡ أَنَّ حُرۡمَةَ النَّبِيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَعۡدَ مَوۡتِهِ وَتَوۡقِيرَهُ وَتَعۡظِيمَهُ لَازِمٌ كَمَا كَانَ حَالَ حَيَاتِهِ انتہی ۶۹

اقول: ومن جملۃ تعظیمہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الواجب تعظیم ما نسب الیہ و سیاتی التصریح بذلک عنقریب فانتظرہ مفتشا۔ ۷۰

تینتالیسویں دلیل:

حضور کی تعظیم میں آپ سے منسوب ہر چیز اور ذات کی تعظیم شامل ہے

اسی شفاء قاضی عیاض میں ہے: وَمِن إِعۡظَامِهِ وَإِكۡبَارِهِ إِعۡظَام جَمِيع أَسۡبَابِهِ وَإِكۡرَام مَشَاهِدِهِ وَأَمۡكِنَتِهِ من مَكَّة وَالۡمَدِينَة وَمَعَاهِدِهِ وَمَا لَمَسَه صلی اللہ علیہ وسلم أَو عُرِف بِهِ انتہی ۷۱

---

۶۸ اور یہ روایت بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی تعظیم کے حوالے سے صریح دلیل ہے۔

۶۹ الشفا بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث في تعظیم أمرہ.. ،فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم ..، ۲/ ۴۰

توجان لے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت تعظیم اور توقیر اسی طرح لازم ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں لازم تھی۔

۷۰ میں کہتا ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی چیز کی تعظیم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کی واجب تعظیم کا حصّہ ہے جس کی تصریح عنقریب آئے گی۔ تم تحقیق کی طلب میں اس کے منتظر رہو!

۷۱ الشفا بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث في تعظیم أمرہ.. ،فصل ومن إعظامہ صلی اللہ علیہ وسلم ..، ۲/ ۵۶

اقول: فاذا کان الارض التی وضع فیھا قدمہ الشریفۃ صارت بذلک معظمۃ ودخل تعظیمھا فی تعظیمہ و توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم فشعر راسہ اولحیتہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف لا یکون معظما ومکرما غایۃ التعظیم والتکریم مع کونہ اعظم رتبۃ او اعلیٰ قدرا و منزلۃ من القدم وارضہ فمن انکرہ فقد انکر عظمتہ وقدرہ وخالف بداھۃ العقل ونظرہ فانما حسابہ علی اللہ یوم القیمۃ حین حضرہ و سیعلم الذین ظلموا ایّ ینقلبون۔ ۷۲

چوالیسویں دلیل:

ابو محذورہ کا قصّہ

اسی شفاء قاضی عیاض میں ہے: وَرُوِی عَن صَفِیَّۃ بِنْت نَجْدَۃ قَالَت کَان لأَبِی مَحْذُورَۃ قِصَّۃ فِی مُقَدَّم رَأْسِہ إذَا قَعَد وَأَرْسَلَھَا أَصَابَت الْأَرْض فَقِیل لَہ ألا تَحْلقُھَا فَقَال لَم أَکُن بِالَّذِی أَحْلِقُھَا وَقَد مَسَّھَا رَسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۷۳

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم کرنے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بڑائی و عظمت ملحوظ رکھنے میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی ہر سبب (سامان) کی تعظیم کرنا ہے نیز مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جگہیں اور مکانات ہیں، جو آثار ہیں جنہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چھوایا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نسبت سے جو شے مشہور ہے، ان سب کی تعظیم و توقیر کرنا ہے۔

۷۲ میں کہتا ہوں جب مصطفی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدم مبارک رکھنے کے سبب وہ زمین تعظیم کے لائق ہو گئی اور اس زمین کی تعظیم سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر ہوئی تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سرِ انور اور داڑھی مبارک کے موئے مبارک کیونکر لائق تعظیم و تکریم نہیں ہوں گے باوجود اس کے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدم مبارک کے اثر اور اس زمین کے مقابلے میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے موئے مبارک کا مرتبہ اور قدر کہیں زیادہ اعلیٰ ہے پس جو موئے مبارک کی عظمت کا منکر ہے گویا وہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت و قدر کا منکر ہے اور واضح عقل و نظر کا دشمن ہے اور اس کا حساب اللہ رب العزت کے ذمّے ہے کل قیامت کے دن جب وہ ظالم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے تو عنقریب جان لیں گے کہ کس کروٹ پلٹتے ہیں۔

۷۳ الشفا بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث في تعظیم أمرہ.. ،فصل ومن إعظامہ صلی اللہ علیہ وسلم..،۲/ ۵۷

حضرت صفیہ بنت نجدہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں: سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کی اگلی جانب بالوں کا ایک گچھا تھا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھتے اور اسے کھولتے تو وہ زمین تک جا پہنچتے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اقول: فاذا کان الشئی الممسوس بیدہ صلی اللہ علیہ وسلم معظما ومکرما وموقرا عند اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم فما بالنا لا نعظم شعر رأسہ ولحیتہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد مسّھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الشریفۃ مالایعلمہ الا اللہ سبحانہ ونحن احوج فی تعظیمہ وتحصیل فیضانہ من الصحابۃ مع غناھم بشرف الصحبۃ والمجالسۃ والمکالمۃ والمشاھدۃ جمال وجھہ الکریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم۔ ۷۴

پینتالیسویں دلیل: بال مبارک والی ٹوپی کی خاطر جان کی پرواہ نہ کرنا

وکانت قَلَنْسُوَۃ خَالِد بن الْوَلِید شَعَرَات من شَعَرِہ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَقَطَت قَلَنْسُوتُہ فِی بَعْض حُروبِہ فَشَدّ عَلَیْھَا شَدَّۃ أنکر عَلَیْہ أَصْحَاب النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم کَثْرَۃ من قُتِل فِیھَا فَقَال لَم أَفْعَلْھَا بِسَبَب الْقَلَنْسُوَۃ بَل لِمَا تَضَمَّنَتْہ من شَعَرِہ صلی اللہ علیہ وسلم لِئَلَّا أُسْلَب بَرَکَتَھَا وَتَقَع فِی أَیْدِی الْمشرکین۔ ۷۵

سے اس کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے کٹواتے کیوں نہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں اپنے مبارک ہاتھوں سے چھوا ہے انہیں کبھی نہیں کٹواؤں گا۔

۷۴ میں کہتا ہوں: جب نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھ سے مس ہونے والی چیز کی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اصحاب کے نزدیک اتنی قابلِ تعظیم، لائقِ تکریم و توقیر تھی تو ہمیں کیا ہوا کہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سرِ مبارک اور داڑھی مبارک کے بالوں کی تعظیم نہ کریں جنہیں اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ کتنی بار نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چھوا تھا اور ہم صحابہ کرام کے مقابلے میں اس کی تعظیم کرنے، اس کے فیوض و برکات حاصل کرنے کے زیادہ مستحق ہیں کہ صحابہ کرام تو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صحبت، آپ کی بارگاہ میں حاضر رہنے، آپ سے گفتگو کرنے، آپ کے چہرۂ اقدس کی زیارت کرنے کے سبب اس سے مستغنی تھے۔

۷۵ الشفا بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث في تعظیم أمرہ.. ،فصل ومن إعظامہ صلی اللہ علیہ وسلم ..،۲/ ۵۷

حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے موئے مبارک تھے ایک جنگ میں وہ ٹوپی گر گئی، آپ نے اس کو حاصل کرنے کے لیے جان لگا دی صحابہ کرام نے آپ کے اس عمل پر آپ پر انکار کیا کہ اس ٹوپی کو حاصل کرنے کے معاملے میں لوگ کثرت سے قتل ہوئے تو اس پر آپ نے فرمایا: میں نے یہ عمل ٹوپی حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا بلکہ اس ٹوپی میں موجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک بالوں کو حاصل کرنے کی وجہ سے کیا ہے کہیں اس کی برکت مجھ سے چھن نہ جائے اور یہ ٹوپی

چھیالیسویں دلیل: صحابی کا منبرِ رسول سے برکت لینا

وروٰی ابن عُمَر وَاضِعًا یَدَہ عَلَی مَقْعَدِ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر ثم وَضَعَهَا عَلَی وَجْهِہ۔ (أیضاً)

وتقریر المدعا ما مضی۔ ٧٦

سینتالیسویں دلیل: امام مالک کا سرزمینِ مدینہ کا ادب

کَانَ مَالِكٌ رَحِمَہ اللہ لَا یَرْکَب بِالْمَدِینَۃ دَابَّۃً وَکَانَ یَقُول أَسْتَحْیِی مِن اللہ أن أطأ تُرْبَۃً فِیهَا رَسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بِحَافِرِ دَابّۃ، وَرُوِی عَنْہ أَنَّہ وَهَبَ لِلشَّافِعِیّ کُرَاعًا کَثِیرًا کَانَ عِنْدَہ فَقَالَ الشَّافِعِیّ أَمْسِك مِنْهَا دَابَّۃً فَأَجَابَہ بِمِثْلِ هَذَا الْجَوَاب۔ (أیضاً) ٧٧

اڑتالیسویں دلیل:

خاکِ مدینہ کی بے حرمتی کی سزا

وَقَد أَفْتَی مَالِكٌ فِیمَن قَال تُرْبَۃُ الْمَدِینَۃ رَدِیَّۃٌ یُضْرَب ثَلَاثِین دِرَّۃً وَأَمَر بحسبہ وَکَان لَہ قَدْر وَقَال مَا أَحْوَجَہ إِلَی ضَرْب عُنُقِہ: تُرْبَۃٌ دُفِن فِیهَا النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم یَزْعُم

مشرکوں کو نہ مل جائے۔

٧٦ حضرت ابن عمر کو دیکھا گیا کہ آپ اپنا ہاتھ اس مقام پر رکھتے جہاں نبی پاک ﷺ بیٹھا کرتے تھے اور پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر رکھا کرتے تھے۔

اس دلیل سے جو مقصود ہے اس کی تقریر ما قبل گزر چکی۔

٧٧ امام مالک رحمہ اللہ مدینے میں کسی جانور پر سوار نہیں ہوتے تھے، آپ فرماتے تھے: مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اس زمین کو گھوڑے کی سموں سے روندوں جس میں رسول اللہ ﷺ آرام فرما ہیں، جس زمین پر آپ ﷺ نے قدم رکھے تھے، آپ نے اپنے گھوڑے امام شافعی کو دے دیئے انہوں نے کہا: آپ اپنے پاس بھی ایک گھوڑا رکھ لیں تو آپ نے ان سے بھی یہی بات فرمائی۔

أَنَهَا غَيْرُ طَيِّبَةٍ۔ (أيضاً)۷۸

اقول: فاذا كانت تربة المدينة باسرها بهذه المثابة من العظمة والتوقير فو الله لشعر راسه ولحيته صلى الله عليه وسلم اولىٰ بالتعظيم واحرى بالتكريم من التراب كما لايخفى على احد من الاولى الباب۔ ۷۹

انچالیسویں دلیل: مکہ و مدینہ کا متبرک ہونا

شفا شریف ہی میں ہے: وَجَدِيرٌ لِمواطِنِ عُمرت بالْوَحْيِ وَالتَّنْزِيلِ وَاشْتَمَلَتْ تُرْبَتُهَا عَلَى جَسَدِ سيد البشر وَأَوَّلِ أَرْضٍ مَسَّ جِلْدَ الْمُصْطَفى تُرَابُهَا أن نعظم عَرَصَاتُهَا وَتُتَنَسَّم نَفَحَاتُهَا وَتُقَبَّلَ رُبُوعُهَا وَجُدُرَاتُهَا. ۸۰

فاذا كان التراب والعرصات والربوع والجدرات جديرا بالتعظيم لكونه منسوبا اليه صلى الله عليه وسلم فشعره صلى الله عليه وسلم اجدر بالتكريم وكلّ ذلك اظهر لمن له قلب سليم وفهم مستقيم لاينكره الا من له ذهن عقيم و طبع سقيم۔ ۸۱

---

۷۸ ایک شخص نے مدینہ منورہ کی مٹی کو ردّی کہہ دیا اس کے بارے میں امام مالک علیہ الرحمۃ نے یہ فتویٰ دیا کہ اسے تیس کوڑے مارے جائیں اور اسے قید کیا جائے۔ حالانکہ وہ قابل احترام شخص تھا اور آپ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص کی تو گردن ماردینی چاہیے تھی کہ یہ اس مٹی کو ناپاک سمجھتا تھا جہاں سرکار دوعالم ﷺ آرام فرماہیں۔

۷۹ میں کہتا ہوں کہ جب پورے مدینہ منورہ کی خاک پاک عظمت و توقیر میں یہ مقام رکھتی ہے تو اللہ عزّوجل کی قسم! مصطفی کریم ﷺ کے سرِ انور اور داڑھی مبارک کے موئے مبارک کی تعظیم زیادہ اولیٰ اور اس خاک مقدس سے زیادہ تکریم کے لائق ہیں جیسا کہ کسی ذی عقل پر پوشیدہ نہیں۔

۸۰ الشفا بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، الباب الثالث في تعظيم أمره.. ،فصل ومن إعظامه صلى الله عليه وسلم ..،۲/ ۵۹

ان مقامات مقدسہ کی بھی تعظیم لازم ہے جہاں وحی، قرآنی آیات اتری ہیں اور وہ سرزمین مقدس جہاں نبی کریم ﷺ کا جسم اطہر ہے اور وہ پہلی زمین مقدس جس کی مٹی نے سید عالم ﷺ کے جسم اطہر کو چھوا (ہم پر لازم ہے کہ) ہم ان تمام میدانوں کی تعظیم و توقیر کریں وہاں کی ہوا سے مشامِ جان کو معطّر کریں، وہاں کے مکانات اور دیواروں کو چومیں۔

۸۱ پس جب نبی پاک ﷺ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے مدینہ منورہ کی مٹی، میدان، مکانات اور دیواریں تعظیم کے

پچاسویں دلیل: بالِ مبارک کو تقسیم کرنا

جلد اول صحیح مسلم صفحہ (۴۲۱) کتاب الحج مطبوعہ افضل المطابع دہلی میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَتَى مِنًى، فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ.۸۲

اس حدیث سے صراحۃً اور نصّاً عطا فرمانا موئے مبارک کا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ثابت اور محقق ہے اور یہ دلیل واضح ہے موئے مبارک کے تبرک ہونے اور تقسیم کی اور اس کے ساتھ تبرک حاصل کرنے اور اس کو تبرک سمجھنے اور بطور تبرک اس کو اپنے پاس رکھنے اور اس کو لوگوں میں شائع (عام) کرنے کی۔ کما سیاتی التصریح بذلك من شارحه الامام النووی ان شا اللہ تعالیٰ۔ ۸۳ اور اسی طرح وہ احادیث جو آئندہ ہم نقل کریں گے۔ اسی مضمون کے مصرّح ہیں اور مضامین مذکورہ کی دلیل کامل۔

اکاونویں دلیل: بالِ مبارک امّ سلمہ کو عطا کرنا

نیز اسی صحیح مسلم صفحہ نمبر (۴۲۱) میں ہے: أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ، لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا، فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ

لائق ہیں تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے موئے مبارک تو اس سے کہیں زیادہ تکریم کے لائق ہیں اور یہ بات ہر قلب سلیم اور صحیح سوچ رکھنے والے پر خوب ظاہر ہے اس کا منکر نہیں ہو سکتا مگر وہ شخص کہ جس کی سوچ بانجھ اور طبیعت بیمار ہو۔

۸۲ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان أنّ السنّة یوم النحر أن یرمی، رقم: ۱۳۰۵،۲ / ۹۴۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم منیٰ میں تشریف لائے پس آپ جمرہ کے پاس آئے اور رمی فرمائی پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے اور قربانی فرمائی پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حجام سے حلق کرنے کو کہا اور پہلے داہنی جانب پھر بائیں جانب حلق کرنے کا اشارہ ارشاد فرمایا پھر موئے مبارک لوگوں میں تقسیم فرمانے لگے۔

۸۳ جیسا کہ اس کی تصریح شارح مسلم امام نووی کے حوالے سے عنقریب آئے گی۔

وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ، فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ۔ ٨٤

باونویں دلیل: بالِ مبارک حضرت ابو طلحہ کو دینا

اسی صفحہ مسلم (٤٢١) میں ہے: وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ، فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: «هَا هُنَا» أَبُو طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ ٨٥

تیرپنویں دلیل:

نیز اسی صحیح مسلم صفحہ نمبر (٤٢١) میں ہے: ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ، وَقَالَ: بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ، فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ سُورَةٌ، ثُمَّ قَالَ: «احْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ» فَقَالَ: «أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ»۔ ٨٦

---

٨٤ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان أنّ السنّة يوم النحر أن يرمى، رقم: ١٣٠٥، ٢/ ٩٤٧
(بہر حال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجام سے ارشاد فرمایا اور آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک سے داہنی جانب سے شروع کرنے کا اشارہ فرمایا پس جو آپ ﷺ کے قریب تھے ان لوگوں میں موئے مبارک کو تقسیم فرمادیا اور پھر حجام کو بائیں جانب کی طرف سے حلق کرنے کا فرمایا پس اس نے وہ مونڈے تو آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک امّ سلیم کو عطا فرمادیئے۔

٨٥ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان أنّ السنّة يوم النحر أن يرمى، رقم: ١٣٠٥، ٢/ ٩٤٧
اور ابو کریب کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے داہنی جانب سے ابتداء فرمائی اور ایک ایک اور دو دو موئے مبارک لوگوں کے درمیان تقسیم فرمائے پھر بائیں جانب بھی یہی عمل فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ ابو طلحہ یہاں موجود ہیں؟ وہ حاضر ہوئے تو وہ بال ابو طلحہ کو عطا فرمادیئے۔

٨٦ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان أنّ السنّة يوم النحر أن يرمى، رقم: ١٣٠٥، ٢/ ٩٤٧
پھر آپ ﷺ اونٹوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نحر کیا اور حجام بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ اپنے مبارک ہاتھ سے اپنے مبارک سر کے بارے میں ارشاد فرمایا تو اس نے دائیں طرف سے بال مونڈ دیئے تو آپ ﷺ نے ان بالوں کو اپنے قریب موجود لوگوں میں تقسیم فرمادیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسری طرف سے مونڈ دو! اور پوچھا کہ ابو طلحہ کہاں ہیں؟ وہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے یہ بال ان کو عطا فرمادیئے۔

چوونویں دلیل: حضرت ابو طلحہ کا موئے مبارک تقسیم کرنا

اسی صفحہ (۴۲۱) صحیح مسلم میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ» ، فَقَالَ: «احْلِقْ فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ» ، فَقَالَ: «اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ»۔ ۸۷

اس حدیث پاک میں جو لفظ سُوْرَۃُ دعا سُوْرَۃُ اور سُوْرَۃُ اقسمہ سُوْرَۃُ ہے۔ اس سے اہتمام شان تقسیم موئے مبارک کا خوب ظاہر ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر ان کو عطا فرمایا اور تقسیم کا صراحۃً نصّاً امر فرمایا۔

پچپنویں دلیل: بالِ مبارک سے تبرک لینا امام نووی کی تصریح

امام نووی شرح صحیح مسلم کے صفحہ (۴۲۱) میں تحریر فرماتے ہیں: هَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ فوائدُ كثيرة الى أَنْ قَالَ ومنها التبرك بشعره صلى الله عليه وسلم وَجَوَازُ اقْتِنَائِهِ لِلتَّبَرُّكِ ومنها مواساة الامام والكبيرين أَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ فِيمَا يُفَرِّقُهُ عَلَيْهِمْ مِنْ عَطَاءٍ وَهَدِيَّةٍ۔ ۸۸

۸۷صحیح مسلم، کتاب الحج ،باب بیان أنّ السنّۃ یوم النحر أن یرمی ، رقم:۲،۱۳۰۵/ ۹۴۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کو کنکریاں ماردیں اور اپنی قربانی کو نحر فرمایا پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کی داہنی جانب حجام کی طرف کیا تو اس نے اس جانب کے بالوں کو مونڈ دیا پھر آپ ﷺ نے سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر انہیں وہ موئے مبارک عطا فرمائے پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کی بائیں جانب حجام کی طرف کر کے فرمایا کہ اسے مونڈ دو! تو اس نے انہیں مونڈ دیا پھر آپ ﷺ نے وہ بال مبارک بھی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادیئے اور انہیں لوگوں کے درمیان تقسیم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

۸۸شرح النووی علی مسلم،۹/ ۵٤

اس حدیث پاک بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک فائدہ یہ حاصل ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے موئے

اس سے معلوم ہوا کہ یہ تقسیم موئے مبارک کی حضور اکرم ﷺ سے اور امر فرمانا حضور ﷺ کا اس کی تقسیم کے لیے درمیان اصحاب کے تا اینکہ ایک ایک دو دو تار (بال مبارک) ہر ایک کے حصہ میں آئے۔ بوجہ تبرک و اظہار تبرک موئے مبارک کے تھا اور بسبب کمال غمخواری حضور ﷺ کے صحابہ کے حال پر جو عاشق زار تھے حضور ﷺ کے اور واسطے حفظ اور ذخیرہ بنانے اور جمع کرنے اور تبرکاً رکھنے کے واسطے تھا تاکہ قرون آتیہ (آنے والے زمانوں) کے مشتاقین (عاشقوں) کی تسلی و تشفی کا باعث ہو اور تاکہ اس کی زیارت سے غائبین ہمیشہ کے لیے مستفیض ہوتے رہیں اور تاکہ ہر ملک میں یہ تبرک آپ کا پہنچ جائے۔ اور قیامت تک اس کی برکات بے حد سے ہر قریب و بعید کے محبین برکت حاصل کریں۔

چھپنویں دلیل: حضور کا پانی کو متبرک بنانے کے لئے برتنوں میں ہاتھ ڈالنا

صحیح مسلم کتاب الفضائل صفحہ (۲۵۶) میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ، فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا، فَرُبَّمَا جَاءُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ، فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا» ۸۹

أیضاً صفحہ (۲۵۶) میں ہے: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَقَدْ «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه

مبارک سے برکت حاصل کرنا اور تبرک کی نیت سے انہیں محفوظ کرنا جائز ہے اور ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوا کہ پیشوا اور بڑے کو اپنے ساتھیوں اور پیروکاروں کے ساتھ غمخواری کرنی چاہیے اور انہیں تحفے تحائف دینے چاہیے۔

۸۹ صحیح مسلم ،کتاب الفضائل،باب قرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الناس، رقم:۲۳۲٤ ، ٤/ ۱۸۱۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جان دو عالم ﷺ جب صبح کی نماز سے فراغت حاصل کرتے تو مدینہ پاک کے خادم آپ ﷺ کے خدمت میں پانی سے بھرے ہوئے برتن لے کر آتے، رسول اللہ ﷺ ان برتنوں میں اپنے مبارک ہاتھ ڈالتے اور بسا اوقات سخت سردی کے موسم میں بھی خادم آتے آپ ﷺ (ٹھنڈ کے باوجود) اپنے مبارک ہاتھوں کو ان میں ڈبو دیتے۔

وسلم وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ، وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ۔ ۹۰

حدیثِ مسلم سے ماخوذ ایمان افروز نکات

امام نووی علیہ الرحمۃ اس پر لکھتے ہیں: فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ بَيَانُ بُرُوزِهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلنَّاسِ وَقُرْبِهِ مِنْهُمْ لِيَصِلَ أَهْلُ الْحُقُوقِ إِلَى حُقُوقِهِمْ وَيُرْشِدَ مُسْتَرْشِدَهُمْ لِيُشَاهِدُوا أَفْعَالَهُ وَحَرَكَاتِهِ فَيُقْتَدَى بِهَا وَهَكَذَا يَنْبَغِي لِوُلَاةِ الْأُمُورِ وَفِيهَا صَبْرُهُ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمَشَقَّةِ فِي نَفْسِهِ لِمَصْلَحَةِ الْمُسْلِمِينَ وَإِجَابَتُهُ مَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً أَوْ تَبْرِيكًا بِمَسِّ يَدِهِ وَإِدْخَالِهَا فِي الْمَاءِ كَمَا ذَكَرُوا وَفِيهِ التَّبَرُّكُ بِآثَارِ الصَّالِحِينَ وَبَيَانُ مَا كَانَتِ الصَّحَابَةُ عَلَيْهِ مِنَ التَّبَرُّكِ بِآثَارِهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَبَرُّكِهِمْ بِإِدْخَالِ يَدِهِ الْكَرِيمَةِ فِي الْآنِيَةِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِشَعْرِهِ الْكَرِيمِ وَإِكْرَامِهِمْ إِيَّاهُ أَنْ يَقَعَ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ سَبَقَ إِلَيْهِ۔ ۹۱

---

۹۰ صحيح مسلم ،كتاب الفضائل،باب قرب النبى صلى الله عليه وسلم من الناس، رقم:۲۳۲۵، ۱۸۱۲/٤

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ حجام آپ ﷺ کے موئے مبارک کو مونڈ رہا ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور ﷺ کے ارد گرد گھوم رہے ہیں اور ان میں سے ہر ایک چاہتا کہ آپ ﷺ کے بال مبارک ان کے ہاتھ پر تشریف لائیں۔

۹۱شرح النووی علی مسلم،۱۵/ ۸۲

ان احادیث طیبہ میں لوگوں کے لیے حضور اکرم ﷺ کے اخلاق عظیمہ اور قرب کا بیان ہے تاکہ حق والے اپنا حق پا سکیں اور ہدایت کے طلبگار کو ہدایت دیں کہ وہ آقائے دوجہاں ﷺ کے افعال واعمال کا مشاہدہ کر کے انکی پیروی کر سکیں اور حاکم وقت کو بھی اسی طرح کرنا چاہیے اور اس میں لوگوں کے ہجوم سے مشقت پیش آنے پر مسلمانوں کی مصلحت کے پیش نظر آپ ﷺ کے صبر کرنے کا بھی بیان ہے اور جو کوئی آپ ﷺ سے حاجت روائی کا سوال کرتا اس کی حاجت روائی کرنے کا بھی بیان ہے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کو چھونے اور انہیں پانی میں داخل کروا کر برکت حاصل کرنے والوں کی تمنا پوری کرنے کا بیان ہے اور اس میں صالحین کی اشیاء سے تبرک حاصل کرنے کی بھی دلیل ہے اور یہ بھی بیان ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کس طرح نبی پاک ﷺ کے آثار سے برکت حاصل کرتے تھے اور حصول برکت کے لیے آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کو برتن میں ڈالوانے کی تمنا کرتے اور آپ ﷺ کے موئے مبارک سے برکت حاصل کرتے اور

ستاونویں دلیل: حضور کے سینے مبارکہ سے برکت لینا

نیز صحیح مسلم ص:۲۵۷باب طیب عرقه صلی الله علیه وسلم والتبرك به میں ہے :عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا، وَلَيْسَتْ فِيهِ، قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا، فَأُتِيَتْ فَقِيلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم نَامَ فِي بَيْتِكِ، عَلَى فِرَاشِكِ، قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ، فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا، فَفَزِعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: «مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! صلى الله عليه وسلم نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا، قَالَ: «أَصَبْتِ»۔ ۹۲

اقول:(میں کہتا ہوں:)اس حدیث پاک سے عرق (پسینہ) مبارک کا مبارک اور تبرک ہونا اور اسے تبرک جاننے والے کو اوراس کے ساتھ برکت کے طالب کو مصیب (درستگی کو پہنچنے والا) کہنا حضور اکرم ﷺ سے صاف ثابت ہے اور اس میں شک نہیں کہ موئے

ان کی تعظیم کرتے کہ وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ میں تشریف لائیں۔

۹۲صحیح مسلم،کتاب الفضائل باب طیب عرق النبی صلی الله علیه وسلم ، رقم:۲۳۳۱، ٤/ ۱۸۱۵
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ حضرت امّ سلیم کے گھر تشریف لے جایا کرتے اور وہاں ان کے بستر پر آرام فرماتے اور وہ گھر میں موجود نہ ہوتیں۔ایک روز نبی پاک ﷺ تشریف لائے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بستر پر آرام فرمانے لگے ایسے میں حضرت امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ حضور سید عالم ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پر آرام فرمارہے ہیں۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہاں آئی تو دیکھا کہ حضور سرور کونین ﷺ کے جسم اطہر پسینہ مبارک پر پسینہ آرہا تھا اور کچھ پسینہ چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک شیشی لی اور آپ ﷺ کا پسینہ شیشی میں نچوڑنے لگیں اسی دوران نبی پاک ﷺ بیدار ہو گئے اور ارشاد فرمایا: اے امّ سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لیے برکت کی امید رکھتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا!تو درستگی کو پہنچی۔

مبارک کا مرتبہ نفس تبرک ہونے میں بہ نسبت عرق اطہر کے بدرجہ بڑھ کر ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنیٰ مسکۃ بالفہم ۹۳

پس موئے مبارک کو تبرک جاننے والے اور اس کے ساتھ برکت حاصل کرنے والے اور اس کی زیارت سے حصول برکت کے امیدوار بے شبہ مصیب اور رحمت الٰہی کے امیدوار اور اس پر طعن و شبہ کرنے والے قطعاً خطاوار یقیناً گنہگار بلکہ یہ انکار بوجہ لزومِ استخفاف شان حضرت ختمِ رسالت ﷺ بالضرور موجب پھٹکار۔

اٹھانویں(۵۸)دلیل:

ابو داؤد صفحہ نمبر (۲۷۹) مطبوعہ مجتبائی دہلی میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِنًى فَدَعَا بِذِبْحٍ، فَذُبِحَ، ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ، فَأَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ فَجَعَلَ يَقْسِمُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ، ثُمَّ أَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ قَالَ: «هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ» فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ. ۹۴

ترجمہ مختصر: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن رمی جمار کر کے اپنی ٹھہرنے کی جگہ پر تشریف لائے جو منیٰ میں تھی اور قربانی کرنے کے بعد نائی کو بلوایا۔ اور اپنے سر مبارک کے سیدھی جانب اس کو دی۔ اور اس نے اس کو مونڈا اور حضور اکرم ﷺ اسے تقسیم کرنے لگے۔ درمیان ان صحابیوں کے جو حضور ﷺ کے پاس متصل تھے ایک ایک دو دو موئے مبارک پھر الٹی جانب سر مبارک کی منڈوائی اور فرمایا یہاں ابو طلحہ ہیں سو ابو طلحہ کو وہ موئے مبارک عطا فرمایا۔

اقول: (میں کہتا ہوں:) اس حدیث سے حضور عالم ﷺ کا خود تقسیم کرنا موئے مبارک کو ثابت ہے اور منشاء اس تقسیم کا درمیان صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نہ تھا مگر یہی

---

۹۳ جیسا کہ یہ بات اس پر بھی مخفی نہیں جسے تھوڑی بہت بھی سمجھ بوجھ ہو۔

۹۴ سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب الحلق والتقصير، ۲/ ۲۰۳

کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نشانی ان کے پاس رہے اوراس سے ان کو برکت حاصل ہوتی رہے اوران کے ذریعے سے اورلوگوں کو جو دور دراز کے رہنے والے اور غائب ہیں اس کے برکات پہنچیں اور وہ اس سے مستفیض ہوں فالمعترض علی متخذی شعرہ المبارك مباركا وتبركا فی الحقیقة معترض علی صاحب الشرع ولا یخفی مافیه من الشناعة والقباحة بل البغض والعداوة اعاذنا الله وسائرالمسلمین من امثال هذه الجسارة الموجبة لسلب الایمان عند اهل الایقان۔ ٩٥

اونسٹھویں دلیل:

صحابہ کرام میں موئے مبارکہ تقسیم کرنے کا صریح حکم

مشکوۃ مطبوعہ اصح المطابع لکھنو کے صفحہ نمبر (٢٣٢) میں ہے: وَعَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم أَتَى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ «احْلِقْ» فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ طَلْحَةَ فَقَالَ: «اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ» ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ٩٦

---

٩٥ یعنی: پس جو شخص نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے موئے مبارک کو مبارک و تبرک سمجھنے والے پر اعتراض کرنے والا ہے حقیقت میں وہ صاحبِ شریعت پر اعتراض کرنے والا ہے اور اس میں جو برائی و قباحت ہے وہ مخفی نہیں بلکہ اس کا یہ عمل بغض و عداوت کا شاخسانہ ہے۔ اللہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اس طرح کی جسارت سے پناہ دے جو اہل یقین کے نزدیک ایمان کو سلب کرنے والی ہے۔

٩٦ مشکاة المصابیح، کتاب المناسك، باب الحلق، الفصل الاوّل، رقم: ٢٦٥١، ٢/ ٨١٢

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے بے شک نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم منی تشریف لائے پھر جمرہ کے پاس تشریف لے گئے اور رمی فرمائی پھر منی میں اپنی قیام گاہ کی طرف لوٹ آئے اور قربانی فرمائی پھر حجام کو بلوایا اور اپنی دائیں جانب حجام کی طرف کی (اور حجام نے مونڈ دیا) پھر ابو طلحہ کو بلا کر انہیں یہ موئے مبارک عطا کر دیئے پھر بائیں جانب حجام کی طرف کی اور مونڈنے کا حکم ارشاد فرمایا پھر اس نے مونڈ دیا پھر یہ موئے مبارک بھی ابو طلحہ کو عطا فرما کر حکم دیا کہ اسے لوگوں کے درمیان

اقول: (میں کہتا ہوں) اس روایت سے حضور اکرم ﷺ کا امر فرمانا حضرت ابو طلحہ انصاری کو تقسیم موئے مبارک کے لیے ثابت ہے اور منشاء اس امر کا بھی وہی ہے جو مذکور ہوا یعنی مستفیض ہونا صحابہ وغیرہم کا حضور کی نشانی اور موئے مبارک کے تبرک سے بہر حال خواہ حضور ﷺ نے خود تقسیم فرمایا، صحابہ میں، یا امر فرمایا تقسیم موئے مبارک کے ساتھ دونوں صورتوں میں موئے مبارک کا تبرک ہونا اور اس تبرک سے خلق کو فیض پہنچانا ثابت و مبرہن ہے۔

ساٹھویں دلیل:

مکہ شریف اور مدینہ شریف کے نقشے کاغذ پر کھینچے ہوئے کی عظمت اور گھروں میں اس کے رکھنے سے برکت متفق علیہ جمہور علمائے اعلام بلکہ کافہ ٔ(تمام) اہل اسلام ہے پھر موئے مبارک کی عظمت وبرکت جو خدائی نقشہ (اللہ تعالی کا بنایا ہوا) ہے کیا اس کاغذی نقشہ منقوشہ مخلوق سے بھی کم ہو گی۔

ع: بریں عقل ودانش بباید گریست۔ (ایسی عقل ودانش پر تو رونا چاہیے)

اکسٹھویں دلیل: مزارِ اقدس اور روضہ ٔ مقدسہ کی تصاویر سے تبرک لینے سے استدلال

مزار قدس اور روضہ مقدسہ کی تصویریں کتب احادیث وسیر وغیرھا میں صدہا برس سے بنتی چلی آرہی ہیں۔ بلکہ زمانہ مشہود لھا بالخیر (جس زمانے کی بھلائی کی گواہی رسول اللہ ﷺ نے خود دی ہے) اعنی: (میری مراد) تابعین واتباع تابعین سے لے کر قرناً بعد قرنٍ آج تک بنائی جارہی ہیں تو کیا کوئی فریادی بیدادی (داد وتحسین کا طالب جسے داد نہ ملے) کہہ سکتا ہے کہ یہ کاغذی پیرہن پیکرِ تصویر مزار روشن وروضہ رشک گلشن کا مرتبہ موئے مبارک حضرت ختم مبارک ﷺ سے بڑھا چڑھا ہے تبرک اور تعظیم کے باب میں حاشا وکلّا (ہرگز

تقسیم کردو۔

نہیں)۔ اور اگر عقل وانصاف کا خون کرکے یہی تصویر کشی ذہن وہمی میں متصور ہو تو اس کے مجنون ہونے میں کسی عاقل کو تردّد (شک) نہ ہو گا۔

دلیل باسٹھویں: نعلِ مبارک کے نقشوں سے تبرک لینے کے عمل سے استدلال

اس سے بڑھ کر اور سنیے اور اپنا سر دھنیے مکہ شریف اور مدینہ منیف اور مزار انوار اور روضہ منور تو بڑی چیزیں ہیں، ان کی تصاویر اور نقشے اگر متبرک اور معظم ومکرم مان لیے گئے تو چنداں محلِّ تعجب اور مقام استعجاب اولی الالباب (اہل عقل کے لیے حیرت کا مقام) نہیں۔

حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے نعل بے بہا (بیش قمیت) لعل کی تصویر و تمثال وہ معظم ومکرم ہیں کہ مذاہب اربعہ کے علمائے دین واساطینِ شرع مبین (روشن شریعت میں جو معتبر اور بڑے لوگ ہیں) ان کو آنکھوں سے لگاتے ہیں تبرکاً وتعشقاً (حصولِ برکت اور اظہارِ عشق کے لیے) اس کو چومتے ہیں۔ اور بناتے ہیں اور اس کے بنانے اور پاس رکھنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ اور اس کے برکات اور موجب تسلی وتشفی قلوبِ عشاق ہونے کی تصریح فرماتے ہیں: فاعتبروا یا أولی الابصار واحترقوا ایھا الاشرار علی رؤوسکم نعال الابرار وارجل الاخیار۔ ۹۷

دلیل تریسٹھویں: قبورِ مقدسہ کے نقشوں سے تبرک لینے والے علماء کے اسماء

امام عثیم بن نسطاس تابعی مدنی نے اور محدث جلیل القدر ابو نعیم صاحب "حلیۃ الاولیاء" وابو الفرح ابن جوزی حنبلی علامہ تاج الدین فاکہانی صاحب "فجر منیر" امام ابن عساکر علامہ سید سمہودی شافعی صاحب کتاب "الوفا وخلاصۃ الوفا" عارف باللہ محمد سلیمان جزولی صاحب "دلائل" وحافظ محقق ابن حجر مکی شافعی صاحبِ "جوہر منظم" علامہ حسین بن محمد صاحب "الخمیس فی احوال النفس النفیس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم" وعلامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی شارح "مواہب" شیخ عبد الحق محدث دہلوی صاحب "جذب القلوب" علامہ محمد بن عمر حافظ رومی

---

۹۷ پھر اے عقل والو! عبرت حاصل کرو اور اے شریرو ں تم جلتے رہو تمہارے سروں پر نیکو کاروں کے پاؤں اور جوتیاں ہیں۔

صاحب "خلاصۃ الاخبار ترجمہ خلاصۃ الوفاء" وغیر ہم نے قبور مقدسہ حضر تخاتم ﷺ و صدیق اکبر و فاروق اعظم صلی اللہ علیہ و علیہما و سلم کے نقشے بنائے ان کو معظم و مکرم سمجھے اور سمجھائے زیارت و تقبیل (بوسہ دلینے) کی ہدایت فرمائی اگرنہ دیکھا ہو تواب دیکھو اوراگر دیکھے ہو تو ایمان لاؤ! یاان پر اعتراض بناؤ! اور بے دین کہلاؤ! اختیار بدستمختار۔

گربہ مسکین اگر پر داشتے تخم کنجشک از جہاں رداشتے
ویں دو شاخ گاؤ گرخرادشتے ہیچ کس رابے زون

نگہداشتے ۹۸

دلیل چونسٹھویں: قبورِ مقدسہ کے نقشوں کے فوائد

"مطالع" میں شیخ علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی قصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: اعقب المؤلف رحمۃ اللہ تعالیٰ و رضی عنہ ترجمۃ الاسماء بترجمۃ صفۃ الروضۃ المبارکۃ موافقا وتابعا للشیخ تاج الدین الفاکہانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی صفۃ القبور المقدسۃ ومن فوائد ذلك ان یزور المثال من لم یتمکن من زیارۃ الروضۃ ویشاہدہ مشتاقا ویلثمہ ویزورو ویزداد فیہ حبا شوقا۔

ترجمہ مولف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فصل اسماء طیبہ حضور عالم ﷺ کے بعد صفت روضہ مبارکہ کی فصل بڑھائی بہ تبعیت و موافقت امام تاج الدین فاکہانی کہ انہوں نے بھی اپنی کتاب فجر منیر میں قبور مقدسہ کی تصویر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت سے فائدے ہیں از انجملہ ایک یہ ہے کہ جس کو روضۂ مقدسہ کی زیارت میسر نہ ہو وہ اس نقشۂ پاک کی زیارت کرے۔ مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے۔ اور نبی ﷺ کی محبت اور حضور (ﷺ) کا شوق اس کے دل میں بڑھے۔۹۹

---

۹۸ شکل سے مسکین نظر آنے والی اس کے بلی کے اگر پر ہوتے، تو چڑیوں کے انڈے بھی کھا جاتی اور دنیا سے چڑیوں کی نسل ختم ہو جاتی۔ اگر گدھے کے گائے جیسے دو سینگ ہوتے تو وہ کسی آدمی کو بھی مارے بغیر نہ رہتا۔

۹۹ مطالع المسرّات، ص: ۱۴۴، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد۔

اقول: (میں کہتا ہوں) جب روضہ مبارک کا نقشہ کاغذ پر کھنچا ہو ایسا معظم و مکرم اور مبارک و محترم ہے کہ اس کی زیارت کرنی چاہیے خصوصاً اس شخص کو جسے اصل روضۂ مبارک کی زیارت نصیب نہ ہوئی ہو اور زیارت تصویر روضہ کی موجب ہے ازدیادِ شوق و محبت مشتاق کی (یعنی: رسول اللہ کے روضۂ مبارک کی تصویر کو دیکھنا نبی پاک ﷺ کے عشق و محبت بڑھنے کا سبب ہے) تو حضور ﷺ کے جبہ شریف یا قدم شریف یا موئے لطیف یا اور آثار منیفہ کیونکر قابل ہزار احترام اور لاکھ اکرام نہ ہوں۔ اور ان کی زیارت مشتاقوں (عاشقانِ رسول) کو کیوں کر موجب زیارت شوق و غرام (محبت و فریفتگی) نہ ہوں۔ جب نقشہ روضہ رشک روضۂ رضوان لائق اہتمام و اشاعت تمام ہو تو خود محبوب کے جزؤ اور خاص ملبوس اور اثر منور و قدوس کیوں نہ سزاوار کروڑ اہتمام اور احق بے شمار اشاعت بین الانام کے ہوں۔

دلیل پینسٹھویں: روضۂ مبارکہ ک تصویر رکھنے کا استحباب

اسی مطالع میں علامہ فاسی قصری میں ہے: قد كنت رأيت تاليفا لبعض المشارقة يقول فيه انه ينبغى لذاكر اسم الجلالة من المريدين ان يكتبه بالذهب فى ورقة ويجلعه نصب عينه فاذا صور قارى هذا الكتاب الروضة صورة حسنة و خصوصاً بالذهب فهو من معنى ذلك۔

ترجمہ: میں نے بعض علمائے مشرق کی کتاب میں دیکھا کہ وہ اس میں فرماتے ہیں جو مرید اسم پاک اللہ کا ذکر کرے تو اسے چاہیے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھ کر اپنے پیش نظر رکھے پس جب اس کتاب کا پڑھنے والا روضۂ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگے بلکہ آبِ زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔ [100]

چھیاسٹھویں دلیل: متبرک قبور کے نقشوں کا تصور کرنا

ايضا فيه قد ذكر بعض من تكلم على الاذكار كيفية التربية بها انه اذا كمل لا اله الا

---

۱۰۰ أيضاً، ص: ۱۴۵

اللہ بمحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیشخص بین عینیہ ذاتہ الکریمۃ بشریۃ من نور ثیاب من نور یعنی لتنطبع صورتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی روحانیتہ ویتألف معہا تألفا یتمکن بی من الاستفادۃ من اسرارہ والا قتباس من انوارہ صلی اللہ علیہ وسلم فان لم یرزق تشخص صورتہ فیری کأنّہ جالس عند قبرہ المبارک یشیر الیہ متیٰ ذکرہ فان القلب متی ماشغلہ شیئ امتنع من قبول غیرہ فی الوقت (الی کلامہ) فیحتاج الی تصویر الروضۃ المشرفۃ والقبور المقدسۃ لیعرف صورتہا ویشخصہا بین عینیہ من لم یرفعہا من المصلین علیہ فی ہذا الکتاب وہم عامۃ الناس وجمہورہم۔

ترجمہ: بعض اولیائے کرام جنہوں نے ذکر و شغل سے تربیت مریدین کی کیفیت ارشاد کی بیان فرماتے ہیں کہ جب ذاکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ سے کامل کرلے تو چاہیے کہ حضوراقدس ﷺ کا تصور اپنے پیش نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت نور کے لباس میں تاکہ حضور ﷺ کی صورت کریمہ اس کے آئینۂ دل میں جم جائے۔اور اس سے وہ الفت پیدا ہو جس کے سبب اس کے حضور کے اسرار سے فائدے لے ۔حضور (ﷺ) کے انوار کے پھول چنے۔اور جسے یہ تصویر میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار مبارک کے سامنے حاضر ہے۔اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے تصویر مزار اقدس کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز میں مشغول ہو جاتا ہے پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا تو اب روضہ مطہرہ اور قبور مطہرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے ان کی زیارت نہ کی۔اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انہیں پہچان لیں اور ذکر کے وقت ان کا تصور ذہن میں جمائیں۔۱۰۱

اقول: (میں کہتا ہوں:) جب خیال میں تصور جمانے کے لیے روضہ نبوی ﷺ اور مزار صدیق و فاروق اعظم کے نقشے اور تصویر کی حاجت ہو تو عین آثار محبوب کی زیارت بدرجہ اولیٰ محل ضرورت ہوگی ہاں ہاں جو بدتر سے بدتر تصور محبوب کو نماز میں ناجائز کہنے

۱۰۱ ایضاً،ص:۱۴۴۔۱۴۵

والے اور معاذ اللہ گاؤ و خر (گائے اور گدھے) کے تصور سے اس کو بدتر جاننے والے ہیں جیسا کہ وہابیوں کے پیر نے اپنی صراط مستقیم میں خیال باندھا، وخدا اور سول خدا سے لڑنے والے ہیں اپنے خیال بدتر از خیال گاؤ خر پر اَڑنے والے ہیں۔ خدا ورسول نے نماز میں السلام علیک ایھا النبیکا حکم کیوں دیا؟، اپنے حبیب اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا اس قدر اعظام واکرام کیوں کیا۔

مصرعہ: چہ داند بوزنہ لذاتِ ادراک۔

مصرعہ چوں ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند۔

مجنون کے لیے ریت کا تودہ (ٹیلا) کاغذ اور اپنی انگلی کا قلم لیلی کی نام کی تصویر کے واسطے موجب تسلی وآرام اور یہ مسلمان بدنام محبوب حقیقی کے آثار وخیال ونام سے کہنے والے رام رام واہ رے ایمان اور شاباش اے اہل اسلام۔

مثنوی شریف:

دید مجنوں را یکے صحرا نورد — دربیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بودانگشتاں قلم — می نمودے بہر کس نامے رقم
گفت ای مجنون شیا چیست این — می نویسی نام بہر کیست این
گفت مشقِ نام لیلی میکنم — خاطر خودرا تسلّی میکنم ۱۰۲

دلیل سینتھویں دلیل: نعلِ مبارک کے نقش کا اصل

نیز اسی کتاب مستطاب میں ہے: وقد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوا له من الاکرام والاحترام ماللمنوب عنه وذکروا له خواص وبرکات وقد جُرّبت۔

ترجمہ: علمائے کرام نے نعل مقدس کے نقشے کو نعلِ مقدس کا قائم مقام بنایا اور اس کے لیے وہی اکرام واحترام ٹھہرایا جو اصل کے لیے ثابت تھا اور اس نقشہ مبارک وتصویر

---

۱۰۲ ایک صحرا نوارد نے مجنون کو تنہا صحرا میں بیٹھے دیکھا، وہ ریت کو صفحہ بنائے اور انگلیوں کو قلم بنائے خونیں اشکوں سے خط لکھ رہا تھا۔ صحرا نورد نے پوچھا کہ اے مجنون دیوانہ یہ کیا ہے؟ کس کے لئے خط لکھ رہے ہو؟ مجنون بولا کہ لیلیٰ کے نام کی مشق کر رہا ہوں، اپنے دل کو تسلی دے رہا ہوں۔

نعل کے لیے خواص و برکات ذکر فرمائے اور بلاشبہ وہ تجربے میں آئے۔ ۱۰۳

دلیل اڑسٹھویں: نعلِ مبارک کی شان پر مشتمل اشعار

اسی میں ہے: وقالوا فیه اشعارا کثیرۃ والّفوافی صورته و رووہ بالاسانید وقد قال القائل۔

اذا ما الشوق اقلقنی الیها ولم — اظفر بمطلوبی لدیها

نقشت مثالها فی لکف نقشا — وقلت لناظری اقصر علیها

ترجمہ: نعلِ مبارک کے نقشے اور اس کے شوق کے باب میں علمائے دین نے بہت سے اشعار کہے ہیں اور اس کے نقشے اور تصویر کے باب میں رسالے تصنیف کئے۔ اور اس کو سندوں کے ساتھ روایت کئے۔

اور کہنے والے نے کہا: جب اس کے شوق کی آگ میرے سینہ میں بھڑکتی ہے اور اس کا دیدار میسر نہیں ہوتا تو اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔ ۱۰۴

دلیل انہترویں: روضۂ مبارکہ کا نقشہ رکھنے کا عظیم فائدہ

علامہ تاج الدین فاکھانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "فجر منیر" میں فرماتے ہیں: من فوائد ذلك ان من لم یمکنه زیارۃ الروضة فلیبرز مثالها ولیلثمه مشتاقالانه ناب مناب الاصل کما قد ناب مثال نعله الشریفة مناب عینها فی المنافع والخواص بشهادۃ التجربة الصحیحة ولذا جعلواله من الاکرام والاحترام مایجعلون للمنوب عنه۔

ترجمہ روضہ مبارک کے نقشے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضۂ اقدس کی زیارت نہ ملے، وہ اس کی زیارت کرے اور شوق دل کے ساتھ بوسہ دے کہ مثال اسی اصل کا قائم مقام ہے جیسے نقشۂ نعل مقدس منافع و خواص میں بالیقیں اس کا قائم مقام ہے جس پر

---

۱۰۳ اَیضاً، ص: ۱۴۴

۱۰۴ اَیضاً، ص: ۱۴۴

صحیح تجربے شاہد عدل ہیں۔ اور اسی واسطے علمائے دین نے نقشے کا اعزاز و اعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔

دلیل ستّرویں:

دلائل الخیرات کی شرح جو خود مصنف علیہ الرحمۃ کی ہے اس میں مرقوم ہے: انما ذکرتھا تابعاً للشیخ تاج الدین الفاکھانی فانه عقد فی کتابه الفجر المنیر بابافی صفة القبور المقدسة وقال ومن فوائد ذلك۔۔ الخ۔ ۱۰۵

دلیل اکہترویں: نعلِ مبارک کی شان پر مشتمل کتاب کو سنداً روایت کرنا

امام ابو اسحاق ابراہیم اندلسی علیہ الرحمۃ نے نقشۂ نعل مبارک کے بیان میں مستقل کتاب تالیف کی نیز ان کے شاگرد شیخ ابو سلیمان بن عساکر علیہ الرحمۃ نے عمدہ کتاب اس باب میں مسمی بہ ''خدمة النعل للقدم المحمدی'' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ حدیث نے مثل کتبِ حدیث کے روایۃً وسماعاًو قرأۃً اعتنائے تام کیا اور ایسا ہی اور علماء کرام نے اس باب میں تصانیف کیں چنانچہ علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ شارح صحیح بخاری ''مواہب لدنّیہ'' میں فرماتے ہیں: وقد ذکر أبو الیمن بن عساکر تمثال نعله الکریمة علیه أفضل الصلاۃ والتسلیم فی جزء مفرد روایةً، قرأۃً وسماعاً۔ وکذا أفرده بالتألیف أبو إسحاق إبراهیم بن محمد بن خلف السلمی المشهور بابن الحاجّ من أهل المریة بالأندلس وکذا غیرهما.۱۰۶

---

۱۰۵ میں نے اسے شیخ تاج الدین فاکھانی کی اتباع کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب ''الفجر المنیر'' میں صفة القبور المقدّسة'' کے حوالے سے ایک باب قائم کیا تھا اور اس میں کہا: ومن فوائد ذلك.. الخ

۱۰۶ ابو الیمن بن عساکر نے ایک مستقل رسالے میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نعل مبارک کی مثل کو بیان کیا، اسے روایت کیا گیا، اس کی قرأت کی گئی اور اس کا سماع بھی کیا گیا۔ اور اسی طرح علامہ ابو اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن خلف سلمی جو ابن الحاج سے مشہور ہیں جن کا تعلق اندلس کے شہر مریہ سے ہے انہوں نے اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

دلیل بہتّرویں:

نعلِ مبارک کی شان پر مشتمل قصیدہ

نیز مواہب میں ہے: وللہ درّ ابی الیمن بن عساکر حیث قال۔

اور اللہ عزّوجل ہی کے لیے خوبی ابو الیمن بن عساکر کی یعنی کیا خوب قصیدہ مدح شبیہ شریف نعل منیف (بلند و اعلی شان) میں لکھا جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

یا منشدا فی رسم ربع خال ومناشدا لدوارس الأطلال

دع ندب آثار وذکر ماثر لأحبة بانوا وعصر خال

والثم ثری الأثر الکریم فحبذا إن فزت منه بلثم ذا التمثال

أثر له بقلوبنا أثر لها شغل الخلی بحب ذات الخال

قبّل لك الإقبال نعلی أخمص حل الهلال بها محل قبال

ألصق بها قلبا یقلبه الهوی وجلا علی الأوصاب والأوجال

صافح بها خدّا وعفر وجنة فی تربها وجدا وفرط فعال

سیبل حر جوی ثوی بجوانح فی الحب ما جنحت إلی الإبلال

یا شبه نعل المصطفی روحی الفدا لمحلك الأسمی الشریف العال

هملت لمرآك العیون وقد نأی مرمی العیان بغیر ما إهمال

وتذکرت عهد العقیق فتأثرت شوقا عقیق المدمع الهطال

وصبت فواصلت الحنین إلی الذی ما زال بالی منه فی بلبال

أذکرتنی قدما لها قدم العلا والجود والمعروف والإفضال

أذکرتنی من لم یزل ذکری له یعتاد فی الأبکار والآصال

ولها المفاخر والماثر فی الدنا والدین والأقوال والأفعال

لو أن خدی یحتذی نعلا لها　　لبلغت من نیل المنی آمال

أو أن أجفانی لوطء نعالها　　أرض سمت عزا بذا

الإذلال۱۰۷

دلیل تہترویں: نعلِ مبارک کی شان میں ابو الحکم کا قصیدہ

نیز امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں قصیدہ غرا شیخ ابو الحکم علیہ الرحمۃ سے بعض ابیات مرقومہ ذیل نقل کئے۔اور اس قصیدہ کی مدح میں سُوْرَۃٌما احسنھاسُوْرَۃً(یہ کتنا بہترین ہے)فرمایااور وہ قصیدہ نقشہ نعل مبارک کے وصف میں ہے۔

مثال لنعلی من أحب هويته ... فها أنا فی یومی ولیلی ألاثمه

اپنے محبوب ﷺ کی تصویر نعل پاک کو میں دوست رکھتاہوں اور رات دن اسے بوسہ دیتاہو

أجر علی رأسی ووجهی أدیمه ... وألثمه طورا وطورا ألازمه

سر اور منہ پر اسے رکھتاہوں اور کبھی چومتاہوں اور کبھی سینہ سے لگاتاہوں

أمثله فی رجل أکرم من مشی ... فتبصره عینی وما أنا حالمه

میں اپنے دھیان میں اس کو محبوب ﷺ کے پائے اقدس میں تصور کرتاہوں تو

۱۰۷المواھب اللدنیۃ،المقصد الثالث،الفصل الثالث،النوع الثانی فی لباسہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۲۱۵
اے فانی کی یاد کرنے والے ان چیزوں کی یاد چھوڑ اور تبرکات شریفہ مصطفی ﷺ کی خاکبوسی کر، زہے نصیب اگر تجھے اس تصویر نعل مبارک کا بوسہ ملے اپنا رخسارہ اس پر رکھ اور اس کی خاک پر اپنا چہرہ مل، اے نعل مصطفی ﷺ کی تصویر! تیری عزت وشرف بلند پر میری جان قربان تجھے دیکھ کر آنکھیں ایسی بہ نکلیں کہ اب تھمنا بہت دور ہے تجھے دیکھ کر انھیں مدینے کی وادی عقیق میں مصطفی ﷺ کی رفتار یاد آگئی لہذا اب اپنے اشک رواں کے سرخ سرخ عقیق نچھاور کررہے ہیں، اے تصویر نعل مبارک! تونے مجھے وہ قدم پاک یاد دلادیا جس کے بلندی وجود واحسان وفضل قدیم سے ہیں، اگر میرا رخسارہ تراش کر اس قدم پاک کے لئے کفش بناتے تو دل کی تمنا بر آتی یا میری آنکھ ان کی کفش مبارک کے لئے زمین ہوتی تو اس زمین ہونے سے عزت کا آسمان بن جاتی۔

شدت صدق تصور سے گویا میں اپنی آنکھوں سے جاگنے میں دیکھ لیتا ہوں۔

أحرك خدی ثم أحسب وقعه ... علی وجنتی خطوا هناك یداومه

اس نقشہ پاک کو اپنے رخسار پر رکھ کر جنبش دیتا ہوں گویا اسے پہنے ہوئے میرے رخسار پر چل رہے ہیں۔

ومن لی بوقع النعل فی حر وجنتی ... لماش علت فوق النجوم براجمه

آہ کون ایسی صورت کر دے کہ وہ پائے مبارک جو آسمانِ ہشتم کے ستاروں کی سروں پر بلند ہوئی ان کی نقش مبارک چلنے میں میرے رخسار پر پڑے۔

سأجعله فوق الترائب عوذة ... لقلبی لعل القلب یبرد حاجمه

میں نقشہ نعل مبارک کو اپنے سینہ پر لٹکا کر تعویز بنا کر باندھ رہوں گا شاید دل کی سوزش کو آرام ہو اور چین پائے۔

وأربطة فوق الشؤون تمیمة ... لجفنی لعل الجفن یرقأ ساجمه

اور میں اس نقشہ نعل مبارک کو اپنی آنکھوں کے لیے تعویز بنا کر باندھوں گا شاید بہتی پلکیں رکھیں۔

ألا بأبی تمثال نعل محمد ... لطاب لحاذیه وقدس خادمه

سن لو تصویر نقش مبارک پر میرا باپ قربان کیا اچھا ہے اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک ہو جائے۔

یود هلال الأفق لو أنه هوی ... یزاحمنا في لثمه ونزاحمه

ماہِ نو کی تمنا ہے کاش آسمان سے اتر کر اس نقشہ مبارک کے بوسہ میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے۔

سلام علیه کلما هبت الصبا ... وغنت بأغصان الأراك حمائمه

اللہ تعالیٰ کا سلام اترے محمد ﷺ پر جب تک باد صبا چلے اور جب تک درخت اراک کی

ٹہنیوں پر کبوتر اس کی گائیں۔۱۰۸

دلیل چوہترویں: نقشِ نعلِ مبارکم کی برکت سے دردِ زہ سے شفاء

نیز مواہب میں ہے سُوْرَۃُ ومن بعض ما ذکر من فضلها وجرب من نفعها وبرکتها، ما ذکره أبو جعفر أحمد بن عبد المجید، وکان شیخا صالحا قال: حذوت هذا المثال لبعض الطلبة فجاءنی یوما فقال لی رأیت البارحة من برکة هذا النعل عجبا. أصاب زوجی وجع شدید کاد یهلکها فجعلت النعل علی موضع الوجع وقلت: اللهم أرنی برکة صاحب هذا النعل، فشفاها اللہ للحین. "۱۰۹

ترجمہ: اس نعل مبارک کے نقشہ کے فضائل جو ذکر کئے گئے اور اس کے منافع وبرکات جو تحریر میں آئے ان میں سے وہ ہی جو شیخ صالح صاحب ورع وتقویٰ ابو جعفر احمد بن عبد الحمید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کی مثال اور تصویر اپنے بعض شاگردوں کو بنادی تھی ایک روز انہوں نے آکر کہارات میں نے اس مثالِ مبارک کی عجیب برکت دیکھی میری بی بی کو سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی میں نے اس تصویر مبارک کو درد کی جگہ رکھ کر یہ دعا کی کہ الٰہی اس کی برکت سے شفا دے اللہ عزّ وجل نے فوراً شفا بخشی۔

دلیل پچھترویں: نقشِ نعلِ مبارک ساتھ رکھنے کی برکتیں

اسی "مواہب" میں علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: عن أبی إسحاق عن شیخ شیخه ومما جرب من برکته أن من أمسکه عنده متبرکا به کان له أمانا من بغی البغاة وغلبة العداة وحرزا من کل شیطان مارد وعین کل حاسد، وإن أمسکته المرأة الحامل بیمینها وقد اشتد علیها الطلق تیسر أمرها بحول اللہ وقوته۔ ۱۱۰

---

۱۰۸ المواهب اللدنیة: المقصد الثالث، الفصل الثالث، النوع الثانی فی لباسه، ۲/۲۱۶

۱۰۹ المواهب اللدنیة: المقصد الثالث، الفصل الثالث، النوع الثانی فی لباسه، ۲/۲۱۵

۱۱۰ المواهب اللدنیة: المقصد الثالث، الفصل الثالث، النوع الثانی فی لباسه، ۲/ ۲۱۵

ترجمہ: نقشہ نعل مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک اسے اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشۂ مبارک ہر شیطان سرکش اور حاسد کی چشم زخم سے اس کی پناہ ہوجائے اور عورت حاملہ شدتِ دردِزہ میں اگر اُسے اپنے داہنے (دائیں) ہاتھ میں لے بعنایتِ الٰہی اس کا کام آسان ہو۔

دلیل چھتر ویں: علامہ تلمسانی کی عظیم کتاب کا ذکر

اس نقشۂ مبارک کے باب میں علمائے دین کی کثیر تصانیف و تالیفات ہیں۔ منجملہ ان کے علامہ تلمسانی کی سُوْرَۃُ النفحات التّبریۃ فی وصف خیر البریۃ" اور "فتح المتعال فی مدح خیر النعال" مشاہیر سے ہیں۔ ان میں اور ان کے غیر میں عجائب فضائل وبرکات، دفع بلیّات وقضائے حاجات جو اس نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کیے اور سلف صالح و معاصرین صالحین نے دیکھے کثیر مذکور ہیں جس کا جی چاہے مطالعہ کرے اور جن علمائے دین نے نقشۂ مبارکہ بنایا اور بنوایا اور تلامذہ کو عطا فرمایا، اس سے تبرک کیا اس کے مدائح لکھے، اس سے فیوض وبرکات حاصل کئے۔ سرآنکھوں پر رکھنے اور بوسے کی ترغیبیں دیں، احادیث کی طرح اس کی روایات کا اہتمام فرمائے، اس قدر ہیں کہ ان کے نامِ مبارک کی فہرست لکھی جائے تو دفتر طویل چاہیے۔ انہیں علمائے محققین و اساطین شرع متین سے امام عبد اللہ بن عبد اللہ مدنی اجلّ تبع تابعین سے ہیں جو امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی اور حقیقی بھتیجے اور اکابر علمائے مدینہ سے ہیں ازانجملہ امام حافظ الحدیث زین الدین عراقی علامہ ابنِ حجر عسقلانی کے استاد ازانجملہ علامہ ابو ذر عراقی اور امام بلقینی اور امام سخاوی اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہم حفاظ حدیث اور ائمہ معتمدین ہیں جن کی جلالتِ شان و عظمت اظہر من الشمس اور متفق علیہ اہل تحقیق ہے۔

اقول: (میں کہتا ہوں:) جب نقشِ نعلِ مبارک کے یہ فیوضات وبرکات ہیں صرف تشابہ من وجہ (ایک طرح سے مشابہت ہونے) کی وجہ سے اور شرف نسبت سے تو موئے مبارک جو عین جزو ہے حضرت ختمِ رسالت ﷺ کا اس کے برکات و فیوضات اور اس کے

کرامات اوراس سے قضائے حاجات و دفعِ بلیّات کا کیا پوچھنا۔ اگر برکات وفیوضات اور کرامات وقضائے حاجات و دفع بلیّات موئے مبارک سے جو وقوع میں آئے ہیں اور آتے ہیں کوئی لکھنا چاہے تو احاطۂ تحریر میں ہر گز نہیں آسکتے نہ حیطۂ تقریر میں ان کی گنجائش (یعنی، یہ برکات و فیوضات اتنے ہیں کہ نہ تو ان کو لکھا جاسکتا ہے اور نہ ہی زبانی بیان کیا جاسکتا ہے) اور موجب برکات ہونا اس کا تو خود تقریر سرورِ عالم ﷺ اور تجربہ صحابہ اور تقسیم حضور پُر نور (ﷺ) سے ثابت اور مبرہن ہو چکا۔ ولا نطول الکلام باعادتہ۔ ۱۱۱

دلیل ستتّرویں:

یہاں تک جو ادلّہ میں نے لکھے وہ موافق مسلک ارباب ظاہر کے اور جو ارباب باطن ہیں ان کے واسطے ان ادلّہ کی کچھ ضرورت نہیں ان پر برکات اور فیضان وانوار موئے مبارک کے آفتاب کی طرح بلکہ اس سے زائد روشن ہیں۔

زہے ناداں کہ او خورشید تاباں   بنورِ شمع جوید در بیاباں

یعنی ان کے واسطے ان ادّلہ سے اثبات ایسا ہے جیسے چراغ سے خورشید کو ڈھونڈ رہنا۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب   گر دلیلت باید ازوے رومتاب

(ترجمہ

گزر چکا)

دلیل اٹھترویں: مسلمانوں کے سوادِ اعظم کو گمراہ قرار دینے کا حکم

منکرین جو موئے مبارک کے تبرک اور اس کے فیض سے انکار کرتے ہیں۔ اور قائل ہیں اس کے عدم تبرک وعدم عظمت کے اس قول سے انہوں نے ساری امت اور سواد اعظم کو معاذ اللہ گمراہ جانا صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک کے علمائے صالحین کو جو قائل ہیں موئے مبارک کے تبرک اور فیضان کے اور آئندہ اس قول سے اپنے خلف معتقدین کے سواد

۱۱۱ ہم اسے دوبارہ بیان کر کے کلام کو طول نہیں دیں گے۔

اعظم حق سے پھیرنے والے اور گمراہ کرنے والے ہیں اس سے ان پر سخت خوف کفر کا عائد ہوگا۔شفائے قاضی عیاض میں ہے: نَقْطَع بِتَكْفِير كُلّ قائِل قَال قَوْلًا يُتَوصّل بِه إِلى تَضْلِيل الْأُمَّة۔ ۱۱۲

ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے یا وہ اپنے زعم میں امت کو گمراہ ٹھہرائے وہ یقیناً کافر ہے انتہیٰ۔

دلیل اناسی: مخصوص موئے مبارک جن کی حضور کی طرف نسبت متواتر ہو اس کے متبرک ہونے کے منکر کا حکم

جو موئے مبارک سند ہیں جس کے اسناد میں صالحین علماء اور سادات فضلا اور اتقیا چلے آتے ہیں اور وہ مشہور وحد تواتر کو پہنچے ہیں ان کے انکار سے اور اس کے تبرک کو نہ ماننے سے جناب سرور عالم ﷺ پر معاذ اللہ تجویز کذب ہے۔کمالایخفی (جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے) اور کذب انبیاء مطلقاً موجبات کفر سے ہے بالاتفاق۔شفاء میں ہے: من دَان بالوحدَانيّة وصحة النبوة ونبوة نبينا صلى الله عليه وسلم وَلَكِن جوّز عَلَى الْأَنْبِيَاء الكَذِب فِيمَا أَتَوا بِه ادعى فِي ذَلِك المصلحة نزعمه أو لم يدعها فهُو كافر بإجماع۔ ۱۱۳

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسّلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب (جھوٹ) جانے اوران کو ان کی بات میں کاذب (جھوٹا) مانے خواہ اپنے زعم (گمان) میں اس میں کسی مذہب کا ادّعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے انتہیٰ۔

---

۱۱۲ الشفا بتعریف حقوق المصطفى ،القسم الرابع ، الباب الثالث، فصل فی بيان ما هو من المقالات من الكفر، ۲/ ۲۸٦

۱۱۳ الشفا بتعریف حقوق المصطفى ،القسم الرابع ، الباب الثالث، فصل فی بيان ما هو من المقالات من الكفر، ۲/ ۲۸٦

نیز اسی میں ہے: وَقَال أَبُوحَنِیفَة وأصحابُه عَلَی أصلِهِم من كَذَّب بِأحَدٍ مِن الأَنْبِیَاء أَو تَنَقَّص أحدا منهم أو یری مِنْهُم فَهُو مُرْتَد۔ ۱۱۴

دلیل اسّی: حضور سے نسبت کی وجہ سے موئے مبارک کی تحقیر کرنا

سابقاً مدارج النبوۃ اور شفاو غیرہ سے گذر چکا کہ موئے مبارک اور جملہ آثار نبوی ﷺ کی تعظیم عین تعظیم حضرت معظم ﷺ کی ہے۔ پس موئے مبارک یا کسی اثر کے آثار فیض انوار حضور سے تحقیر واستخفاف تنقیص و توہین معاذ اللہ خود حضور (ﷺ) کی شان اعلیٰ واجلّ واعظم واکرام وافضل کی تحقیر و استخفاف و تنقیص و توہین ہے۔ اور حضور (ﷺ) کی تحقیر و توہین و استخفاف بلا خلاف کفر ہے۔ خواہ تصریحاً ہو یا تلویحاً اشارۃً و کنایۃً ہو یا صراحۃً وعبارۃً بہر حال کفر ہے بالاتفاق شفا شریف میں ہے: وَكَذَلِك من أضاف إلی نبینا صلی الله علیه وسلم تعمد الكَذِب فِیمَا بلغه وأخبر بِه أَو شك فِي صدقه أَو سبه أَو قَال إِنَّه لم یبلغ أَو استخف بِه أَو بأحد مِن الأَنْبِیَاء أَو أزری عَلَیهِم أو آذاهم أَو قتل نَبِیًّا أو حاربه فَهُو كافر بإجماع۔ ۱۱۵

خلاصۂ مطلب جو شخص نبی اکرم ﷺ کی طرف قصداً کذب کی نسبت کرے تبلیغ احکام شرعیہ میں یا آپ کے اخبار یعنی خبر دینے میں یا آپ کے سچے ہونے میں شک کرے۔ یا آپ کو گالی دیوے (دے) یا آپ کی تحقیر و توہین کرے۔ خواہ کسی نبی کی انبیاء سے یا ان کی حقارت و ذلت کی بات کرے یا کہے یا ان کو ایذا دے تو وہ شخص بالاتفاق کافر ہے۔ نیز شفاء شریف میں ہے: جَمِیع من سَبّ النَّبِیّ صلی الله علیه وسلم أَو عَابَه أَو أَلحَق بِه نَقْصًا فِي نَفْسِه أَو نَسَبِه أَو دِینه أَو خَصْلَة من خِصَالِه أَو عرّض بِه أو شبهه بشيء عَلَی طریق

۱۱۴ الشفا بتعریف حقوق المصطفی، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل وحکم من سبّ سائر الانبیاء، ۲/۳۰۳
اور امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اور ان کے اصحاب اپنی کتب میں فرماتے ہیں جو انبیاء کرام علیہم السّلام میں سے کسی نبی کی تکذیب کرے اور ان میں سے کسی کی تنقیص کرے یا ان کی ثبوت میں شک کرے پس ایسا شخص مرتد ہے۔

۱۱۵ الشفا بتعریف حقوق المصطفی، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل فی بیان ماھو من المقالات کفر، ۲/۲۸۴

السَّبّ لَه أَو الْإِزْرَاء عَلَيْه أو التَّصْغِير لِشَأْنِه أَو الْغَضّ مِنْه وَالْعَيْب لَه فَهُو سَاب لَه وَحُكْمُه حُكْم السَّابّ يقْتَل كَمَا نُبَيّنُه وَلَا نَسْتَثْنِي فَصْلًا من فُصُول هَذَا الْبَاب عَلَى هَذَا المقصد وَلَا يمترى فِيه تصريحا كَان أَو تلويحا۔ ۱۱۶

علامہ محقق چلپی حاشیہ شرح وقایہ میں لکھتے ہیں: قد اجتمعت الامة على ان الاستخفاف بنبينا صلى الله عليه وسلم وبایّ نبیّ من الانبياء كان كفر سواء فعله فاعل ذلك استحلا لا ام فعله معتقدا بحرمة ليس من العلماء خلاف فى ذلك والذين نقلوا الاجماع فيه وفى تفاصيله اكثر من ان يحصوا انتهى۔

حاصل ترجمہ: تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ تحقیر ہمارے نبی اکرم، حبیب مکرم ﷺ کی یا کسی نبی کی انبیاء کرام علیہم السّلام سے کفر ہے خواہ تحقیر کرنے اس کو حلال جانے یا حرام بہر صورت کافر ہے۔ اس میں کسی عالم کا علمائے دین سے خلاف نہیں اور جن محققین نے اس اجماع کو نقل کیا ہے۔ اور اس میں تفصیلی بات کی ہے وہ بے شمار ہیں ان کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ انتہت ترجمتہ مع ادنی توضیح۔ ۱۱۷

وصلّى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه و اشرف بريته واحب مخلوقات و اكرم موجوداته محمد و آله وصحبه بقدر حسنه وجماله وكماله وبارك فيها جدا وسلم تسليما كثيرا

---

۱۱۶ الشفا بتعریف حقوق المصطفى، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل فى بيان ما هو من المقالات كفر، ۲/۲۸۴
جو بھی شخص نبی پاک ﷺ کو گالی دے، آپ پر عیب لگائے، یا آپ ﷺ کی ذات، نسب، دین یا کسی عادت کو لے کر نقص کو منسوب کرے یا بطورِ تعریض کچھ کہے یا بطورِ گالی یا بطورِ تحقیر انہیں کسی شے کے ساتھ تشبیہ دے یا آپ کی شان کو چھوٹا قرار دے، اسے ناقص قرار دے یا اس میں عیب نکالے تو نبی پاک ﷺ کو گالی دینے والا ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو آپ ﷺ کو گالی دینے والے کا ہے اسے قتل کیا جائے گا ہم گستاخ رسول کے کلام کی کسی بھی قسم کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار نہیں دیتے اور نہ ہی کسی گستاخ رسول کے قتل کئے جانے کے حکم میں شک کرتے ہیں خواہ اس نے صریح گستاخی کا ارتکاب کیا ہو یا اس نے اشارۃً گستاخی کی ہو بہر حال اسے قتل کیا جائے گا۔

۱۱۷ عبارت کا ترجمہ معمولی وضاحت کے ساتھ مکمل ہوا۔

ابدا ابدا۔

المراجع

۞مدارك التنزيل وحقائق التأويل لابی البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين النسفي المتوفى: ۷۱۰هـ)،الناشر: دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤١٩ هـ - ١٩٩٨ م

۞تفسير حسينى،المخطوط،موجود فی الجامعة المجددية النعيمية ، ملير، كراتشی.

۞خزائن العرفان . مكتبة المدينة ، كراتشی.

۞صحيح البخاري،للامام محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي،بتحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر،الناشر: دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، ١٤٢٢ هـ

۞صحيح مسلم ،للامام مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري المتوفى: ٢٦١ هـ ،بتحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي،الناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت

۞سنن أبي داود،للامام أبي داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: ٢٧٥ هـ)بتحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد،الناشر: المكتبة العصرية، صيدا – بيروت

۞سنن الترمذي،للامام محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: ٢٧٩ هـ)بتحقيق أحمد محمد شاكر ،الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر،الطبعة: الثانية، ١٣٩٥

هـ - ۱۹۷۵ م

۞مشكاة المصابيح للامام محمد بن عبد الله الخطيب العمري، أبى عبد الله، ولي الدين، التبريزي (المتوفى: ٧٤١ هـ)الناشر: المكتب الإسلامي – بيروت،الطبعة: الثالثة، ١٩٨٥

۞المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، للامام أبى زكر يا محيي الدين يحيى بن شرف النووي المتوفى: ٦٧٦ هـ ،الناشر: دار إحياء التراث العربي –بيروت،الطبعة: الثانية، ١٣٩٢

۞الشفا بتعريف حقوق المصطفى ،للامام أبى الفضل القاضي عياض بن موسى اليحصبي المتوفى: ٥٤٤ هـ مع الحاشية: أحمد بن محمد بن محمد الشمنى (المتوفى: ٨٧٣ هـ)،الناشر: دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع

۞المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،للامام أحمد بن محمد بن أبى بكر بن عبد الملك القسطلاني القتيبي المصري، أبى العباس، شهاب الدين المتوفى: ٩٢٣ هـ ،الناشر: المكتبة التوفيقية، القاهرة- مصر

۞دلائل المسرات شرح دلائل الخيرات ، مكتبه نوريه رضويه ، فيصل آباد

۞مدارج النبوة ، مكتبه نوريه رضويه ، فيصل آباد.

۞شواهد النبوة للعلامة عبدالرحمن الجامى ،مطبوعة شمع بك ايجنسى، لاهور

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

توہینِ رسالت اور اسلامی قوانین

تالیف

شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج ترجمہ و حواشی

علامہ عبد اللہ فہیمی مدظلہ العالی مفتی ابو محمد اعجاز احمد مدظلہ العالی

تقدیم

حضرت علّامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث و رئیس دار الافتاء جامعۃ النور)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

محترم المقام جناب............................ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نے آئندہ سال ۲۰۲۱ء کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت ممبر شپ حاصل کرنے کی فیس ۱۰۰/-روپے سالانہ ہی کو برقرار رکھا گیا ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں منی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف منی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہو گی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات دستی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام ۵ بجے سے رات ۱۲ بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں، ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ دسمبر تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری ۱۲ کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم جنوری میں موصول ہوا تو اسے ۱۱ کتابیں اور اگر کسی کا فروری میں موصول ہوا تو اسے ۱۰ کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، موجودہ ممبر شپ نمبر (منی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے ممبران کو خط لکھنا ضروری نہیں بلکہ منی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کر دیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے منی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ منی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ تمام حضرات دسمبر تک اپنا فارم جمع کرا دیں۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:
جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔74000

فقط
علّامہ مہربان قادری (معاون محمد سعید رضا)
شعبہ نشر و اشاعت 021-32439799
0314-2021215

نام.............................. ولدیت..............................
مکمل پتہ..
.... قریبی مشہور جگہ..............................
موبائل نمبر / فون نمبر.......................... سابقہ سیریل نمبر ....

نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی منی آرڈر میں رقم روانہ کر سکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جا سکتی ہے۔ برائے کرم اپنا موبائل نمبر ضرور تحریر کریں تاکہ رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

کی ایک دلکش کاوش

شانِ الوہیت و تقدیسِ رسالت کا امین

کوثر و تسنیم سے دھلے الفاظ، مشک و عنبر سے مہکا آہنگ

عشق و ادب کی حلاوتوں کا ماخذ

ترجمہ قرآن

کنز الایمان

از

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے